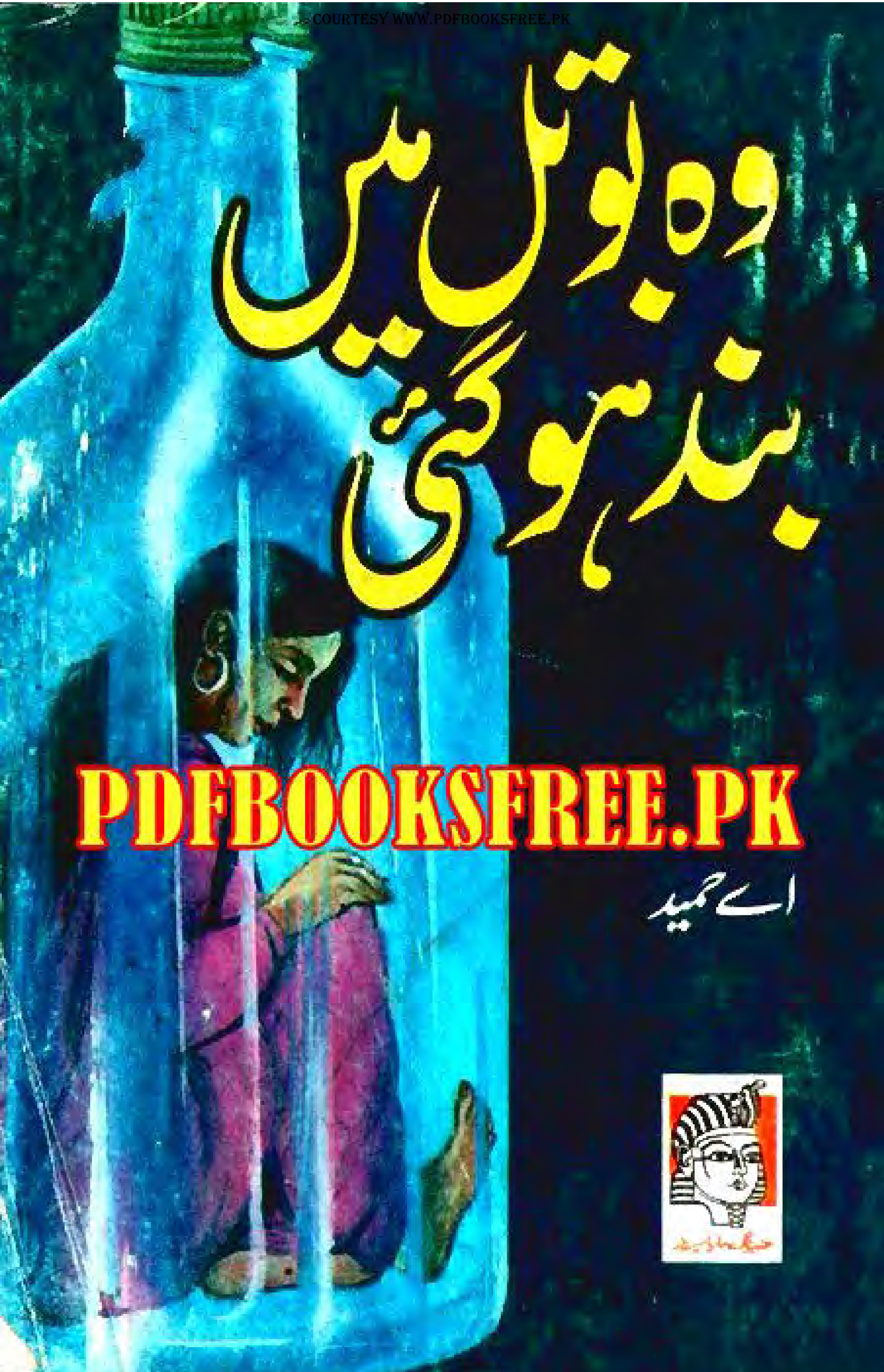
COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
وہ بوتل میں
بند ہو گئی
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا ـــــ کہانی نمبر ۱۷۵

حیرت انگیز، سبق آموز اور پُراسرار داستان

وہ بوتل میں بند ہو گئی

Scanned by Makhmoor

اے حمید

فیروز سنز لمیٹڈ
لاہور ۔ راولپنڈی ۔ کراچی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

فہرست

- قبر میں دھماکا ۶
- گھنگھرو والی کون تھی؟ ۳۰
- کالا آسیبی محل ۵۷
- سانپ نے پھن اُٹھا لیا ۸۳
- وہ بوتل میں بند ہو گئی ۱۰۶

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
Scanned by Makhmoor

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا کی کہانی نمبر ۱۷۵ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ آپ لوگ جس محبت سے عنبر ناگ ماریا کے پُراسرار سنسنی خیز اور سبق آموز سفر کی داستانوں کو پڑھتے ہیں اور پھر مجھے پیارے پیارے خط لکھتے ہیں، اس کے لیے آپ سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عنبر ناگ ماریا کی تاریخی اور حیرت ناک داستان کا سلسلہ اب اللہ کے فضل سے دوبارہ شروع ہو چکا ہے اور یہ داستان اب آپ کو پڑھنے کے لیے ہر ماہ ملتی رہے گی۔

اب سے ہم آپ کے خطوط بھی کتاب میں شائع کرنے شروع کر رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اس کہانی کو بھی پہلی کہانیوں کی طرح پسند کریں گے اور مجھے اپنی رائے لکھیں گے۔

خدا ہم دوستوں کو دینِ اسلام کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تمہارا انکل
اے حمید

Scanned by Makhmoor

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

قبر میں دھماکا

مُردہ لڑکی نوشیا کی لاش نے آنکھیں کھول دیں۔
لاش نے دیکھا کہ جولی سانگ ایک ننھی سی لڑکی کی شکل میں اُس کے سینے پر بیٹھی ہوئی ہے۔ لڑکی کی لاش میں جولی سانگ کی آواز پر جان پڑ گئی تھی۔ لاش نے جولی سانگ سے کہا۔

"جولی سانگ! تم اِتنی چھوٹی کیسے ہو گئی؟"

جولی سانگ کو تو کچھ یاد ہی نہ تھا کہ وہ جولی سانگ ہے اور اس کا بھائی تھیو سانگ اس کے پاس ہی قبر میں بیٹھا ہے۔ جولی سانگ نے مردہ لڑکی نوشیا کا سوال سُن کر غصے سے کہا۔

"تم بھی مجھے جولی سانگ کہہ رہی ہو۔ میں جولی سانگ نہیں ہوں۔ میں نجومی پانڈو کی بیوی شانتی ہوں۔ اور بابل میں دریا کے کنارے محل میں رہتی ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیو سانگ خاموشی سے مُردہ لڑکی لوشیا اور جولی سانگ کی گفتگو سُن رہا تھا۔ مُردہ لڑکی نے کہا۔

"مَیں جانتی ہوں کہ تم پر نجومی پانڈو نے جادو کر کے تمہاری یادداشت غائب کر دی ہے۔ مگر جب تک تمہاری یادداشت واپس نہیں آجاتی اور تم پھر سے بڑی عورت نہیں بن جاتی، میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتی۔"

جولی سانگ نے غصّے سے کہا۔

"تم۔ تم جہنّم میں جاؤ۔ میں تم سے کچھ نہیں پُوچھوں گی۔"

یہ کہ کر ننھی سی اُنگلی جتنی جولی سانگ مُردہ لڑکی کی لاش کے سینے سے اُٹھنے ہی لگی تھی کہ مُردہ لڑکی نے اپنا ہاتھ کفن سے باہر نکالا اور جولی سانگ کے سر پر رکھ دیا۔ مُردہ لڑکی لوشیا کا ہاتھ لگتے ہی جولی سانگ ایک دَم بڑی ہو گئی اور اس کی یادداشت بھی واپس آگئی۔ اُس نے چونک کر پہلے مُردہ لڑکی کو اور پھر تھیو سانگ کی طرف دیکھا اور بولی۔

"تھیو سانگ بھائی! یہ مَیں کہاں آ گئی ہوں۔"

تھیو سانگ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ جولی سانگ کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یادداشت واپس آگئی تھی۔ اُس نے جولی سانگ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے قبر سے باہر نکالا اور بولا۔

"جولی سانگ! تم پر نجومی پانڈو نے جادو کیا ہوا تھا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مُردہ لڑکی نوشیا کا ہاتھ لگنے سے تمہاری یادداشت واپس آگئی۔"

جولی سانگ نے پوچھا۔

"ہم کہاں ہیں؟ اور کیٹی اور عنبر ناگ ماریا کہاں ہیں؟"

تھیوسانگ بولا۔

"عنبر ناگ ماریا تو اہرام مصر کے طوفان میں ہی غائب ہو گئے تھے۔ کیٹی میرے ساتھ سراتے میں تھی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ مُردوں کی دُنیا کی سیر کرنے یہاں آئی تھی۔ اب تم مُردہ لڑکی سے مُردوں کی زبان میں پوچھو کہ کیٹی کہاں ہے۔"

مُردہ لڑکی نوشیا آنکھیں بند کیے قبر میں لیٹی ہوئی تھی۔ جولی سانگ نے لڑکی کی لاش کی گردن پر ہاتھ رکھ دیا اور پوچھا۔

"اے مُردہ لڑکی! مجھے بتا کہ میری بہن اور دوست کیٹی کہاں ہیں؟"

مُردہ لڑکی نے آنکھیں کھول دیں اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ ضد کر کے میرے ساتھ مُردہ لوگوں کی دُنیا کی سَیر کرنے گئی تھی۔ میں نے اُسے کہا تھا کہ مُردوں کی دُنیا میں کسی مُردے کی آواز پر پیچھے مُڑ کر مت دیکھنا مگر اس نے ایک مُردے کی آواز پر پیچھے مُڑ کر دیکھ لیا اور اب وہ اس مُردے کے قبضے میں ہے۔"

جولی سانگ اور تھیو سانگ پریشان ہو گئے۔ جولی سانگ نے پُوچھا۔

"مجھے اُس مُردے کے پاس لے چلو جس کے قبضے میں کیٹی ہے۔ میں وہاں سے اُسے خود نکال لُوں گی۔"

لوشیا کی لاش خوف کے مارے کانپنے لگی۔ اُس نے کہا۔

"جولی سانگ! میں ایسا نہیں کر سکتی۔ اگر مَیں تمہیں اپنے ساتھ لے کر مُردے کے پاس غار میں گئی تو پھر مَیں اس غار کے جہنم سے کبھی باہر نہ نکل سکوں گی۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"لیکن لوشیا! تمہیں کچھ نہ کچھ ضرور کرنا ہو گا۔ ہم کیٹی کو مُردوں کی دُنیا میں چھوڑ کر واپس نہیں جا سکتے۔"

لڑکی کی لاش چُپ ہو گئی۔ ایک پَل چُپ رہنے کے بعد بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

"اچھا۔ تم ایسا کرو کہ میری قبر میں میرے پاؤں کی جانب آجاؤ۔ یہاں ایک کھڑکی ہے۔ اس کھڑکی میں سے گزر جاؤ۔ آگے پہلے غار آئے گا۔ پھر ایک پیالے کی طرح کی گھاٹی آئے گی۔ اس گھاٹی سے ایک غار میں کیٹی بند ہے۔ اگر تم اُسے نکال سکتی ہو تو جا کر نکال لاؤ۔"

ہتھیو سانگ کہنے لگا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا جولی سانگ!"

لاش نے کہا۔

"تم ساتھ نہیں جا سکتے۔ جولی سانگ اکیلی ہی جائے گی۔"

جولی سانگ نے ہتھیو سانگ سے کہا۔

"ہتھیو سانگ بھائی! تم قبر سے باہر ہی ٹھہر کر میرا انتظار کرو۔ خدا کی مدد میرے ساتھ رہی تو میں کیٹی کو ساتھ لے کر ہی آؤں گی۔"

یہ کہہ کر جولی سانگ لوشیا کی لاش کے پاؤں کی طرف چلی گئی۔ وہاں ایک کھڑکی کھل گئی۔ جولی سانگ قبر کی کھڑکی میں سے گزر گئی۔ اُس کے جانے کے فوراً بعد لوشیا پھر سے لاش کی طرح مُردہ ہو گئی۔ ہتھیو سانگ قبر کے باہر ایک طرف بیٹھ گیا اور جولی سانگ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

واپس آنے کا اِنتظار کرنے لگا۔

جولی سانگ قبر کے اندر مُردوں کی دُنیا میں پہنچ چکی تھی اور اندھیری غار میں سے گزرنے کے بعد ایک گہرے میں ڈوبے ہوئے پہاڑی علاقے سے گزر رہی تھی۔ اب وہ ان غاروں کے پاس آ گئی جس کے اندر سے گنہ گار مُردوں کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ یہ اُن لوگوں کے مُردے تھے جنھوں نے زندگی میں کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اور جو ہمیشہ بُتوں کو پُوجتے رہے تھے۔ یہ مسلمان نہیں بلکہ کافر لوگوں کے مُردے تھے جو عذاب میں مُبتلا تھے۔ جولی سانگ ان روتی ہوئی غاروں کے قریب سے گزر گئی۔ اب اُسے کیٹی کی خوشبو آنے لگی تھی۔ وہ کیٹی کی خوشبو کا تعاقب کرتی آگے بڑھ رہی تھی۔

لوشیا کی لاش نے کہا تھا کہ آگے ایک پیالے کی طرح کی گھاٹی آئے گی۔ کیٹی وہیں ایک غار میں قید ہے۔ جولی سانگ اِس پیالے کی طرح کی گھاٹی کے پاس جا کر رُک گئی۔ اُس نے دیکھا کہ نیچے سیڑھیاں اُتر رہی ہیں۔ وہ نیچے پیالے کے اندر آ گئی۔

یہاں اُسے سامنے ایک غار نظر آئی۔ کیٹی کی خوشبو اِس غار میں سے آ رہی تھی۔ جولی سانگ جلدی جلدی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

قدم اُٹھاتی غار کے پاس آ گئی ۔ جونہی وہ غار کے اندر داخل ہوئی ، اُسے ایک جھٹکا لگا اور وہ پیچھے کو گر پڑی۔ جولی سانگ جب بھی غار میں داخل ہونے کی کوشش کرتی ، اُسے شدید جھٹکا لگتا اور وہ پیچھے گر پڑتی ۔ اُس نے کیتھی کو آواز دی ۔ غار کے اندر گہری خاموشی تھی ۔ جولی سانگ کی آواز کا کوئی جواب نہ آیا ۔ وہ پریشان ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی ۔ اچانک اُسے ایک دوسرے غار کے دروازے پر ایک اِنسانی سایہ دکھائی دیا ۔ جولی سانگ نے اندھیرے میں غور سے اِنسانی سائے کو دیکھا ۔ سائے نے بازو ہلا کر جولی سانگ کو اپنی طرف بُلایا ۔ جب وہ اِنسانی سائے کے قریب آئی تو دیکھا کہ یہ ایک بوڑھی عورت کی لاش تھی جو سیاہ چادر میں لپٹی کھڑی تھی ۔ لاش کی ہڈیاں صاف نظر آ رہی تھیں ۔ جولی سانگ کے جسم میں خوف کے مارے سنسنی سی دوڑ گئی ۔ بوڑھی لاش نے بیٹھی ہوئی آواز میں کہا ۔

"جولی سانگ گھبراؤ نہیں ! مَیں تیری مدد کو آئی ہوں ۔ مَیں جانتی ہوں تم نے اپنی پیاری سہیلی کی جان بچانے کے لیے اپنی زندگی خطرے میں ڈالی ہے ۔ سُنو ! یہاں اگر تم قیامت تک بھی اپنی سہیلی کو پکارتی رہو گی تو وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

تمہیں کبھی نہیں مل سکے گی۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"اے نیک دل خاتون! پھر مجھے بتاؤ میں اپنی سہیلی کو اس مشکل سے کیسے نکال سکتی ہوں۔"

بوڑھی لاش نے دھیمی آواز میں کہا۔

"تمہاری سہیلی کیتھی یہاں کے سب سے گمنہ گار اور خطرناک جہنمی مُردے کے قبضے میں ہے۔ اس نے کیتھی کو زمین کے نیچے قید کر رکھا ہے۔ تم ایسا کرو کہ یہاں سے بائیں طرف ایک غار ہے۔ اس غار کے اندر ایک خالی تابوت ہے۔ اس تابوت میں جادوگر سامری کے اُستاد کا طلسمی خنجر پڑا ہوا ملے گا۔ وہ خنجر اپنے ہاتھ میں لے کر گمنہ گار مُردے کی غار میں داخل ہو جاؤ۔ تم اپنے آپ کیتھی کے پاس پہنچ جاؤ گی۔

اگر گمنہ گار مُردہ تم پر حملہ کرے تو اس کی طرف یہ طلسمی خنجر پھینک دینا۔ وہ پھر تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اس کے بعد تم کیتھی کو لے کر یہاں سے نکل جانا لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ اگر وہاں تمہیں کسی کی آواز سنائی دے تو پیچھے مُڑ کر مت دیکھنا۔"

اتنا کہہ کر بوڑھی عورت کی لاش غار کے اندھیرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں غائب ہو گئی۔ جولی سانگ فوراً دوسرے کمرے میں چلی آئی۔ یہاں واقعی ایک خالی تابوت پڑا تھا۔ جولی سانگ نے جھک کر دیکھا۔ اس کے اندر سبز رنگ کا ایک خنجر رکھا ہوا تھا۔

جولی سانگ نے خنجر اٹھا لیا اور اس غار کی طرف بڑھی جہاں سے اُسے کیٹی کے جسم کی خوشبو آ رہی تھی۔ اب وہ غار میں داخل ہوئی تو اُسے کوئی جھٹکا نہ لگا۔ کیٹی کی خوشبو کے پیچھے پیچھے وہ غار کی سیڑھیاں اُتر کر ایک دالان میں آ گئی۔ یہاں کیٹی کے جسم کی خوشبو بڑی تیز تھی۔ جولی سانگ کو سامنے ایک دروازہ نظر آیا۔ جولی سانگ دروازے کے پاس آ کر رک گئی۔

اُسے اندر سے کیٹی کے آہستہ آہستہ کراہنے کی آواز آ رہی تھی۔ جولی سانگ جلدی سے اندر داخل ہو گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ اندر نیلی روشنی پھیلی ہے۔ کیٹی ایک ستون کے ساتھ بندھی ہے۔ ایک خوفناک مُردہ جس کی آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکلے ہوئے ہیں، کیٹی کے سر کے بالوں کو نوچ رہا ہے۔

جولی سانگ نے کیٹی کو آواز دی۔

"کیٹی! میں آ گئی ہوں۔ فکر نہ کرو!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوف ناک مُردے نے گھوم کر جولی سانگ کو دیکھا۔ اُس کے حلق سے غرّانے کی آواز نکلی اور اُس نے جولی سانگ پر حملہ کر دیا۔ جولی سانگ نے طلسمی خنجر مُردے کی طرف پھینک دیا۔ خنجر میں سے چنگاریاں نکلنے لگیں اور وہ مُردے کے جسم سے ٹکرایا۔ ٹکرانے کے ساتھ ہی خوفناک مردے کے حلق سے ایک بھیانک چیخ کی آواز بلند ہوئی اور وہ پتھر بن گیا۔ جولی سانگ نے لپک کر کیٹی کے جسم کی زنجیریں کھول دیں اور کہا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم اِس مُردے کے عذاب سے بچ گئیں۔ ہقیو سانگ بھی قبر کے باہر موجود ہے۔ جلدی سے نکل چلو!"

کیٹی نے جولی سانگ کو گلے لگا لیا اور دونوں سہیلیاں قبر سے نکل کر باہر کو بھاگیں۔ وہ اندھیرے میں دوڑتی ہوئیں پیالے انیبی گھاٹی سے باہر نکل آئیں۔ اَب وہ غار سامنے تھا جو لوشیا کی قبر کو جاتا تھا اور جہاں ہقیو سانگ دونوں کا اِنتظار کر رہا تھا۔ جولی سانگ اور کیٹی غار میں دوڑتی چلی جا رہی تھیں کہ اچانک پیچھے سے ہقیو سانگ کی آواز آئی۔

"جولی سانگ کہاں جا رہی ہو؟ میں تو یہاں کھڑا ہوں!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

بس یہی جولی سانگ اور کیٹی سے غلطی ہو گئی۔ مگر آواز بھی تو ہقیو سانگ کی تھی۔ وہ بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھنے لگیں۔ جونہی اُنھوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ ایک دھماکے کی آواز گونجی اور جولی سانگ اور کیٹی غار میں بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔

ہقیو سانگ قبر کے باہر بیٹھا تھا۔ جب اُسے وہاں بیٹھے کافی دیر ہو گئی اور جولی سانگ اور کیٹی قبر سے باہر نہ آئیں تو وہ پریشان ہو کر ٹہلنے لگا۔ قبر کھلی تھی۔ یوشیا کی لاش اسی طرح بے حس و حرکت پڑی تھی۔ ہقیو سانگ اِس لاش سے باتیں بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس سے پوچھ بھی نہیں سکتا تھا کہ جولی سانگ نے اِتنی دیر کیوں لگا دی ہے۔

جب دو گھنٹے گزر گئے اور قبرستان میں رات کا اندھیرا دُور ہونے لگا تو ہقیو سانگ نے سوچا کہ اُسے خود قبر کے اندر جا کر معلوم کرنا چاہیے۔ وہ قبر میں اُتر گیا۔ اس کا خیال تھا کہ قبر میں لاش کے پاؤں کی طرف ایک کھڑکی ہے، جہاں سے جولی سانگ گزر کر گئی تھی۔ ہقیو سانگ نے قبر میں اُتر کر دیکھا کہ وہاں کوئی کھڑکی نہ تھی اور نہ ہی جولی سانگ نے کوئی جواب ہی دیا۔ یوشیا کی لاش مُردہ ہو چکی تھی۔ ہقیو سانگ مایوس ہو کر قبر سے باہر آ گیا۔ اُس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

لوشیا کی لاش کی طرف دیکھ کر کہا۔
"لوشیا کی لاش! اگر تم میری آواز سُن سکتی ہو تو خدا کے لیے مجھے بتاؤ کہ جولی سانگ اور کیٹی غار میں قبر کے اندر اُترنے کے بعد کہاں گم ہوگئی ہیں؟"
مگر تھیوسانگ کی آواز لاش نہیں سُن سکتی تھی۔ لاش میں کوئی جان نہ پڑی۔ وہ اُسی طرح مُردہ کی مُردہ ہی رہی۔ تھیوسانگ سر پکڑ کر واپس بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب اُسے کیا کرنا چاہیے۔ وہ کیٹی کی تلاش میں آیا تھا اور جُولی سانگ بھی اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ عنبر ناگ ماریا کا پہلے ہی کچھ پتہ نہ تھا اُسے کہ وہ کہاں ہیں۔ اب جولی سانگ اور کیٹی بھی گم ہو گئی تھیں اور آج سے پانچ ہزار سال پہلے کے شہر بابل میں تھیوسانگ اکیلا رہ گیا تھا۔ اُس کی عقل جواب دے گئی تھی۔ اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔
بابل کے ہزاروں سال پُرانے شہر میں صبح ہو رہی تھی۔ تھیوسانگ قبرستان سے نکل کر سرائے میں آگیا۔ اب وہ بالکل اکیلا رہ گیا تھا۔ عنبر ناگ ماریا پہلے ہی اُس سے بچھڑ چکے تھے۔ اب کیٹی اور جولی سانگ بھی اُس سے جُدا ہوگئی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹھیو سانگ سوچنے لگا کہ اب اُسے کس طرف جانا چاہیئے۔ سارا دن وہ بابل شہر کی پُرانی سڑکوں پر گھومتا رہا کہ شاید کسی طرف سے عنبر ناگ ماریا یا کیٹی یا جولی سانگ کی خوشبو اُسے آجائے مگر یہ خوشبو بھلا کہاں سے آسکتی تھی۔ رات کو ٹھیو سانگ نے فیصلہ کر لیا کہ وہ بابل شہر کو چھوڑ کر ملکِ فارس کی طرف چلا جائے گا۔ شاید وہاں اس کے دوستوں کا کوئی سُراغ مل سکے۔ ایک ہفتے کے بعد ایک قافلہ بابل شہر سے ملکِ فارس کی طرف جانے والا تھا۔ ملکِ ایران کا پرانا نام فارس تھا۔ ٹھیو سانگ اس قافلے میں شامل ہو گیا۔

○

پیارے دوستو! یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ عنبر ناگ ماریا اہرامِ مصر کی آندھی کے بعد غائب ہو کر آج کے پاکستان کے لاہور شہر میں نکل آئے تھے اور وہ اس وقت لاہور کے ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جہاں وہ اس انتظار میں ہیں کہ شاید کہیں کسی جگہ انہیں ٹھیو سانگ، کیٹی اور جولی سانگ مل جائیں۔ عنبر ناگ ماریا کو ہم اپنے پیارے ملک پاکستان کے خوبصورت شہر لاہور میں چھوڑتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ کیٹی اور جولی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساانگ پر مُردوں کی غار میں بے ہوش ہونے کے بعد کیا گزری۔

جولی سانگ اور کیٹی جب دھماکے کی آواز سے بیہوش ہو کر غار میں گر پڑیں تو انہیں کچھ ہوش نہ رہا۔ جب دونوں کو ہوش آیا تو انھوں نے اپنے آپ کو ایک دریا کے کنارے پایا۔ آسمان پر چاند نکلا ہوا تھا۔ رات بڑی پُرسکون تھی۔ چاندنی میں دریا کے پار پہاڑی ڈھلانوں پر سنگ مرمر کے ستونوں والے مکان نظر آ رہے تھے۔ کیٹی نے آنکھیں ملتے ہوئے جولی سانگ سے کہا۔

"جولی سانگ! میرا خیال ہے ہم اس زمانے سے نکل کر کسی دوسرے زمانے میں پہنچ گئی ہیں۔"

جولی سانگ بھی آنکھیں جھپک جھپک کر غور سے دریا پار کی سفید پتھر والی چھوٹی چھوٹی عمارتوں کو تک رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"ان عمارتوں سے لگتا ہے کہ ہم رومن زمانے میں آگئے ہیں۔ یہ عمارتیں رومن طرز کی ہیں۔"

کیٹی بولی۔

"تمہارا خیال درست لگتا ہے۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ٹھیو سانگ ہم سے بچھڑ گیا ہے۔ عنبر ناگ ماریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Mukhmoor

تو پہلے ہی ہم سے بچھڑ گئے تھے۔"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"کیٹی! یہ تو ہمارے ساتھ اکثر ہوتا ہی رہتا ہے۔ ہم ہزاروں سال سے تاریخ کے مختلف زمانوں میں سفر کر رہی ہیں۔ آج اگر ہم عنبر ناگ ماریا اور حقیو سانگ سے بچھڑ گئی ہیں تو کل ان سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ بس ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور مصیبتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔"

کیٹی مسکرانے لگی اور بولی۔

"تو پھر چلو اس شہر میں چل کر دیکھتی ہیں کہ یہ کونسا شہر ہے اور وہاں کس کی حکومت ہے؟"

یہ کہہ کر کیٹی اٹھی۔ جولی سانگ بھی اس کے ساتھ تھی ہر طرف چاندنی کھلی ہوئی تھی۔ رات بڑی خوش گوار تھی مگر ایک گہری خاموشی چاروں طرف چھائی ہوئی تھی۔ دریا کے اوپر سنگِ مرمر کا سفید پل بنا ہوا تھا۔ دونوں سہیلیاں پل کو پار کر کے دریا کے دوسری طرف آگئیں۔ دریا کے دوسرے کنارے بڑے پرانے درختوں کے جھنڈ تھے جہاں درختوں کے نیچے اندھیرا تھا۔ چاندنی نیچے تک نہیں پہنچ رہی تھی۔ کیٹی اور جولی سانگ خاموشی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے درختوں میں سے نکل کر شہر کی طرف جا رہی تھیں۔ کیٹی نے جولی سانگ کے کاندھے سے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔ جولی سانگ نے پوچھا۔

"کیا بات ہے کیٹی ؟"

کیٹی نے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے ایک طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جولی سانگ نے دیکھا کہ درختوں کے نیچے دو آدمی ایک چارپائی اٹھائے چلے آرہے ہیں وہ اندھیرے میں اسی طرف آرہے تھے جہاں جولی سانگ اور کیٹی کھڑی تھیں۔ دونوں سہیلیاں ایک درخت کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئیں۔ اتنے میں دونوں آدمی چارپائی کندھوں پر اٹھائے قریب سے گزرے۔ دونوں نے رومن زمانے کا لباس پہن رکھا تھا۔ وہ لباس اور شکل و صورت سے قدیم روم کے باشندے لگتے تھے۔

جولی اور کیٹی نے دیکھا کہ چارپائی پر کسی عورت کی لاش پڑی تھی۔ ایک آدمی نے دوسرے سے کہا۔

"میرا خیال ہے اسی جگہ میں نے قبر کھودی تھی۔ ہاں یاد آگیا۔ وہاں اُس درخت کے نیچے قبر کھدی ہوئی ہے"

دونوں رومن سامنے والے درخت کے نیچے آگئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انھوں نے چارپائی کاندھوں سے اُتاری۔ یہاں ایک قبر پہلے سے کھُدی ہوئی تھی۔ انھوں نے عورت کی لاش کو قبر میں اتارا اور اوپر مٹی ڈال کر قبر کو بند کر دیا اور پھر خالی چارپائی اُٹھاکر شہر کی طرف چلے گئے۔

اُن کے جانے کے بعد کیٹی نے جولی سانگ سے کہا

"جولی سانگ! مجھے دال میں کچھ کالا لگتا ہے۔ اس عورت کو ضرور قتل کیا گیا ہے ورنہ انہیں کیا ضرورت پڑی تھی کہ آدھی رات کو لاش دفن کرتے۔ اور پھر ان کے ساتھ کوئی آدمی بھی نہیں تھے۔"

جولی سانگ بولی۔

"مجھے بھی ایسا ہی شک ہے۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"اب تو میں بھی مُردوں سے باتیں کر لیتی ہوں اور میں مُردوں کی دنیا میں بھی جا سکتی ہوں۔"

جولی سانگ ہنس کر بولی۔

"ٹھیک ہے! مگر اپنی اس عادت کی وجہ سے تم مصیبت میں بھی تو پھنس گئی تھیں۔"

کیٹی بولی۔

"میرا خیال ہے کہ چلو قبر میں پڑی عورت کی لاش سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بات کرتے ہیں۔ وہ تو ہمیں سب کچھ بتا دے گی کہ اسے قتل کیا گیا ہے تو کس نے قتل کیا ہے۔"

جولی سانگ اور کیٹی درختوں کے نیچے آ گئیں۔ یہاں عورت کی تازہ تازہ قبر بنی ہوئی تھی۔ دونوں نے مل کر قبر کی تازہ مٹی کو اِدھر اُدھر ہٹا کر قبر کو کھول دیا۔ ہلکی ہلکی مدھم چاندنی میں انھوں نے دیکھا۔ قبر میں ایک چالیس پچاس سال کی عورت کی لاش پڑی ہے۔ لاش کے ناک اور منہ سے خون نکل نکل کر جم گیا تھا۔ جولی سانگ نے کہا۔

"یا تو اِس عورت کو زہر دے کر ہلاک کیا گیا ہے اور یا پھر اسے کسی زہریلے سانپ نے کاٹا ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"تم خود لاش سے کیوں نہیں پوچھ لیتی۔ لگتا ہے اِس عورت پر ظلم کیا گیا ہے اور ہم ہمیشہ ظلم کے خلاف جنگ کرتی رہی ہیں۔"

جولی سانگ قبر میں اُتر گئی۔ اس نے عورت کی لاش کے سَر پر ہاتھ رکھا اور آواز دی۔

"اے خاتون کی لاش! مجھ سے بات کر اور بتا کہ تیری موت کیسے ہوئی؟"

جولی سانگ کی آواز سنتے ہی عورت کی لاش نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنی آنکھیں کھول دیں، چہرہ سیدھا کیا اور پھر کمزور آواز میں کہا۔

"میرا نام کلثوم ہے۔ میں مسلمان ہوں۔ میری ایک بیٹی ہے۔ رومن کافروں نے مجھے زہر دے کر ہلاک کر ڈالا اور میری مسلمان بیٹی عنبرینہ کو اغوا کر کے لے گئے۔ خدا کے لیے میری بیٹی عنبرینہ کو ان ظالموں سے بچاؤ۔ نہیں تو میری رُوح قیامت تک بے چین رہے گی۔

جولی سانگ نے پوچھا۔

"یہ رومن کافر کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں؟"

کلثوم کی لاش نے کہا۔

"ان رومن کافروں میں سے ایک کا نام مارکوس اور دوسرے کا نام پلوٹو ہے۔ یہ جوان لڑکیوں کو اغوا کر کے دوسرے ملک میں لے جا کر فروخت کرتے ہیں۔ ان کا مکان شہر سے باہر زیتون کے باغ کی حویلی میں ہے۔"

جولی سانگ نے اس عورت کی لاش سے کہا۔

"کلثوم! تم اطمینان رکھو۔ ہم تمہاری بیٹی عنبرینہ کو رومن کافروں سے ضرور نجات دلائیں گی اور ان کافروں سے تمہاری موت کا بدلہ بھی لیں گی۔"

کلثوم کی لاش نے گہرا سانس لیا اور بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

"خدا تمہارا بھلا کرے گا۔ میری بیٹی کو کہنا کہ وہ ملک فارس میں اپنے چچا کے پاس چلی جائے۔"

اس کے بعد کلثوم کی لاش خاموش ہوگئی۔ جولی سانگ قبر سے نکل گئی۔ انھوں نے قبر کو دوبارہ بند کر دیا۔ کیٹی نے کہا۔

"ہمیں اس عورت کی معصوم لڑکی عنبرینہ کو رومن کافرول کے پنجے سے آزاد کرواکر اس کے چچا کے پاس فارس پہنچانا ہوگا۔"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"ایسا ہی کریں گے۔ میں نے کلثوم سے وعدہ کیا ہے چلو اس کی بیٹی کو تلاش کرتے ہیں۔"

جولی اور کیٹی وہاں سے نکل کر شہر کی طرف چل پڑیں یہ آج سے بارہ سو سال پہلے کا رومن شہر تھا۔ اس شہر پر ایک بت پرست کافر رومن کی حکومت تھی لیکن کہیں کہیں مسلمان عرب بھی آباد تھے۔

شہر کے بازار اور گلیاں سنسان تھیں۔ کہیں کہیں بازاروں میں روشنیاں ہو رہی تھیں۔ شہر کا دروازہ آدھا کھلا تھا اور پہرے دار کی اجازت سے لوگ اندر جاتے تھے۔ جولی سانگ اور کیٹی بھی پہرے دار کی اجازت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے شہر میں داخل ہوگئیں۔ کلثوم کی لاش نے کہا تھا کہ دونوں رومن کافروں کی حویلی شہر سے دور شہر کی چار دیواری کے اندر ہی زیتون کے باغ میں واقع ہے۔

جولی اور کیٹی شہر کی دوسری طرف آگئیں۔ انھیں رات کے اندھیرے میں زیتون کے باغ والی حویلی کہیں نظر نہ آ رہی تھی۔ کیٹی نے جولی سانگ سے کہا کہ ہمیں رات یہیں کہیں گزار دینی چاہیے اور جب صبح ہو تو پھر رومن کافروں کی حویلی تلاش کریں گے۔ چنانچہ دونوں سہیلیاں ایک جگہ درختوں کے نیچے لیٹ گئیں۔

رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔ چاند مشرق میں ڈوب گیا۔ پھر صبح کی ہلکی ہلکی روشنی پھیلنی شروع ہوگئی۔ جولی سانگ اور کیٹی نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ انھیں دور کھیتوں کے پار ایک جگہ زیتون کے بہت سے درخت نظر آئے۔ کیٹی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہی زیتون کا باغ ہے اور اسی باغ میں رومنوں کی حویلی ہوگی۔"

جولی سانگ نے درختوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں کوئی بھیس بدل کر وہاں جانا چاہیے۔ اس طرح وہاں گئے تو انھیں شک پڑ سکتا ہے اور ممکن ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ وہ مسلمان لڑکی عنیزہ کو وہاں سے کسی دوسری جگہ پہنچا دیں یا خطرہ محسوس کرکے اُسے بھی مار ڈالیں"!

کیتھی کہنے لگی۔

"لیکن ہم یہاں کیسے بھیس بدل سکتی ہیں۔ ہمارے پاس بھیس بدلنے کے لیے کوئی کپڑے وغیرہ بھی نہیں ہیں۔"

جولی سانگ بولی۔

"یہ رومن کافر خوبصورت جوان لڑکیوں کو اغوا کرکے فروخت کرتے ہیں۔ اور اتفاق سے ہم بھی دونوں نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں ہیں۔ کیوں نہ ہم اپنے آپ کو پردیسی اور بے یارو مددگار لڑکیاں ظاہر کرکے ان لوگوں کی حویلی میں پناہ ڈھونڈنے چلی جائیں۔ ظاہر ہے وہ ہمیں ہلاک تو کر نہیں سکتے۔ وہ ہمیں بھی پکڑ کر قید کریں گے۔ یوں ہمیں عنیزہ کا سراغ بھی مل جائے گا۔"

کیٹی کو جولی سانگ کی یہ ترکیب پسند آگئی۔ انھوں نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے سنہری بالوں کو ٹھیک کیا، منہ ہاتھ دھویا اور زیتون کے باغ کی طرف چل پڑیں۔ اس وقت زیتون کے باغ میں جو حویلی تھی، دونوں کافر حویلی کے باہر صحن میں بیٹھے اپنی تلواریں تیز کر رہے تھے۔ کیٹی اور جولی سانگ نے دور سے ان کافروں کو دیکھا اور پہچان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیا۔

کیٹی بولی۔

"یہ وہی کافر ہیں جو رات کو کلثوم کی لاش لے کر آئے تھے۔"

"ہاں! یہ وہی ہیں۔ عنبر بھی انھوں نے ضرور اسی حویلی کے کسی تہ خانے میں چھپا رکھی ہو گی۔ اب اداکاری کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ہم یہی ظاہر کریں گی کہ قافلے سے بچھڑ گئی ہیں اور ہمیں رات گزارنے کے لیے کوئی ٹھکانہ چاہیے۔"

دونوں جُولی اور کیٹی بڑی معصوم سی صُورت بنا کر زیتون کے باغ والی پُرانی حویلی کے صحن میں داخل ہو گئیں۔ کیٹی نے جاتے ہی کہا۔

"ہم پردیسی ہیں۔ اپنے ماں باپ کے ساتھ دمشق جا رہی تھیں کہ قافلے سے بچھڑ گئی ہیں۔ ہمارا کوئی نہیں۔ ہماری مدد کرو!"

رومن کا فروں یعنی مارکوس اور پلوٹو نے کیٹی اور جُولی سامگ کی طرف دیکھا۔ دونوں بڑے خوش ہوئے کہ دو خوبصورت لڑکیاں اپنے آپ ان کے پاس آ گئی ہیں۔ مارکوس نے آہستہ سے پلوٹو سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

"شکار خود جال میں آگیا ہے پلوٹو!"

پھر کیٹی اور جولی سانگ کی طرف مسکراتے ہوئے کہا۔

"آجاؤ اچھی لڑکیو! اس گھر کو اپنا ہی گھر سمجھو۔ تم آرام کرو ہمارے پاس۔ ہم کل تمہیں دوسرے قافلے کے ساتھ روانہ کر دیں گے!"

جولی اور کیٹی نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کا فرد کے ساتھ حویلی کے ایک کمرے میں آ کر بیٹھ گئیں۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

گھنگھرو والی کون تھی؟

رومن کافروں نے جُولی سانگ اور کیٹی کو کھانا دیا اور چلے گئے۔

دوسرے کمرے میں جاکر مارکوس نے پلوٹو سے کہا۔

"دیوتا ہم پر بڑے مہربان ہیں۔ آج صبح صبح ہمیں دو خوبصورت لڑکیاں مل گئی ہیں۔ عنبر پہلے ہی ہمارے پاس موجود ہے۔ اب ہم ان تینوں کو بابل کے بادشاہ کے پاس فروخت کر کے بڑی دولت کمائیں گے۔"

پلوٹو بولا۔

"ہمیں چاہیے کہ ان دونوں لڑکیوں کو بھی نیچے ایک تہ خانے میں بند کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہیں یہ بھاگ جائیں۔"

مارکوس کہنے لگا

"وہ کھانا کھا رہی ہیں۔ کھانا کھالیں تو میں انہیں خود نیچے تہ خانے میں لے جا کر بند کر دوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned By Makhmoor

حویلی کے دوسرے کمرے میں کھانا کھاتے ہوئے کیٹی کہہ رہی تھی۔

"یہاں لڑکی عنبرینہ کہیں نظر نہیں آ رہی جولی سانگ!" جولی سانگ نے کہا۔

"وہ اسی حویلی میں ہو گی۔ ابھی پتہ چلا لیتے ہیں۔"

جب وہ کھانا کھا چکیں تو مارکوس اندر آ کر بولا۔

"آؤ، میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھا دوں۔ وہاں تم آرام کرنا!"

وہ جولی سانگ اور کیٹی کو لے کر نیچے تہ خانے میں آ گیا۔ تہ خانے میں ایک موم بتی جل رہی تھی۔ اندر آتے ہی مارکوس نے خنجر نکال لیا اور کڑک کر بولا۔

"خبردار! اگر یہاں سے باہر قدم رکھا تو تم دونوں کو قتل کر دوں گا۔ اب تم اسی تہ خانے میں رہو گی!"

مارکوس دروازے کو تالا لگا کر چلا گیا۔ جولی سانگ اور کیٹی کے لیے یہ کوئی حیرانی کی بات نہ تھی۔ انہیں صرف پریشانی یہ تھی کہ جس لڑکی عنبرینہ کو آزاد کرانے وہ یہاں آئی تھیں وہ انہیں کیوں نظر نہیں آ رہی تھی! جولی سانگ کہنے لگی۔

"یہاں ضرور کوئی دوسرا تہ خانہ بھی ہو گا جہاں ان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

لوگوں نے عنبرینہ کو قید کر رکھا ہے۔"

مگر وہاں انہیں کوئی دوسرا تہ خانہ دکھائی نہ دیا۔ جولی سانگ کہنے لگی۔

"یہ کافر ہمیں عنبرینہ کے ساتھ ہی کسی جگہ فروخت کرنے کے لیے لے جائیں گے۔ تب ہم اپنی اسکیم پر عمل کر سکتے ہیں۔"

سارا دن اُنھوں نے تہ خانے میں گزارا۔ جب رات کا اندھیرا پھیل گیا تو مارکوس اور پلوٹو تہ خانے میں آئے۔ مارکوس کے ہاتھ میں دو گلاس تھے۔ اُس نے کہا۔ "اِن گلاسوں میں شربت ہے۔ اِسے پی لو۔"

جولی سانگ نے کیٹی کی طرف دیکھا۔ وہ جانتی تھیں کہ اِن گلاسوں میں بے ہوشی کی دوائی ملی ہوئی ہے اور وہ اِنہیں بے ہوش کر کے دوسرے ملک لے جانے والے ہیں۔ دونوں یہ بھی اچھی طرح جانتی تھیں کہ وہ کسی بھی دوائی سے بے ہوش نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ انھوں نے خوشی خوشی شربت پی لیا۔ پھر جھوٹ موٹ ظاہر کرنے لگیں کہ اُن کا سَر چکرا رہا ہے۔ پلوٹو اور مارکوس بڑے غور سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ جولی سانگ اور کیٹی دھڑام سے گر پڑیں اور یہ ظاہر کیا کہ وہ بے ہوش ہو گئی ہیں حالانکہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ ہوش میں تھیں۔ صرف انھوں نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ مارکوس نے پلوٹو سے کہا۔

"یہ بے ہوش ہو گئی ہیں۔ انہیں اٹھا کر باہر لے چلتے ہیں۔"

انھوں نے جولی سانگ اور کیٹی کو کاندھوں پر اٹھایا اور تہ خانے سے نکال کر باہر حویلی کے صحن میں لے آئے جہاں چار گھوڑے سفر کے لیے تیار کھڑے تھے۔ جولی سانگ نے رات کے اندھیرے میں دیکھا کہ ایک گھوڑے پر پہلے ہی سے ایک بے ہوش لڑکی تھی۔ ضرور یہ عنبرینہ ہی ہے۔ جولی سانگ نے سوچا۔

عنبرینہ کو کیٹی نے بھی دیکھ لیا تھا۔ مارکوس اور پلوٹو نے تین بڑے کپڑے کے بورے نکالے اور باری باری تینوں بے ہوش لڑکیوں کو ان بوروں میں بند کر دیا۔ جولی سانگ اور کیٹی نے آپس میں طے کر رکھا تھا کہ انہیں کس وقت بوروں سے باہر نکلنا ہے۔ اُن میں اِتنی طاقت تھی کہ وہ بوروں کے اندر سے جب چاہیں باہر نکل سکتی تھیں۔

تینوں لڑکیوں کے بوروں کو گھوڑے پر ڈال کر دونوں کافر خود بھی گھوڑوں پر سوار ہوئے اور شہر کے دروازے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

کی طرف روانہ ہو گئے۔ رات کا پہلا پہر تھا۔ بازاروں میں کہیں کہیں اِس زمانے کی مشعلیں روشن تھیں۔ شہر کے دروازے پر پہرے دار کھڑے تھے۔ مارکوس نے پہریدار سے کہا کہ اِن بوروں میں ہم نے گھر کا سامان باندھ رکھا ہے۔ ہم دوسرے شہر جا رہے ہیں۔ پہرے دار نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ اور چاروں گھوڑے شہر سے باہر نکل آئے

شہر سے باہر آتے ہی مارکوس اور پلوٹو نے گھوڑوں کو تیز دوڑانا شروع کر دیا۔ جب گھوڑے دریا پار کر کے شہر سے بہت دور ایک جنگل میں سے گزر رہے تھے تو جُولی سانگ نے سوچا کہ اب انہیں حملہ کر دینا چاہیئے۔ کیٹی دوسری بوری میں بند اس کے ساتھ اُسی گھوڑے پر لدی ہوئی تھی۔ عنبر بیذ تیسری بوری میں دوسرے گھوڑے پر تھی۔ جُولی نے کیٹی کی بوری کو انگلی سے دباتے ہوئے کہا۔

"کیٹی! تیار ہو جاؤ!"

اتنا کہہ کر جولی سانگ نے بوری کو پھاڑ کر اپنا ہاتھ باہر نکالا اور بوری میں سے باہر نکل آئی۔ مارکوس اور پلوٹو دوسرے گھوڑوں پر ساتھ جا رہے تھے۔ اُس نے جولی سانگ کو بوری سے نکلتے دیکھا تو گھوڑوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

کو روک لیا اور تلوار نکال کر پلوٹو سے کہا۔

"پلوٹو! اسے باندھو۔ یہ بوری سے نکل آئی ہے۔"

اِتنی دیر میں کیٹی بھی بوری سے باہر نکل آئی۔ وہ گھوڑوں سے نیچے کود پڑیں۔

کیٹی نے بلند آواز میں کہا۔

"کافرو خبردار! تمہارا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ اب تم کسی معصوم لڑکی کے ساتھ یہ ظلم نہ کر سکو گے۔"

پلوٹو نے بھی تلوار نکال لی اور دونوں گھوڑوں سے کود پڑے۔ اُن کا خیال تھا کہ یہ کمزور سی لڑکیاں ہیں اور اُن کے پاس چاقو بھی نہیں ہے۔ وہ بھلا ان کا کیا مقابلہ کر سکیں گی۔ انہیں جُولی سانگ اور کیٹی کی طاقت کا اندازہ نہیں تھا۔

مارکوس نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"ہم تمہیں مارنا نہیں چاہتے۔ تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ خاموشی سے اپنی اپنی بوریوں میں دوبارہ بند ہو جاؤ۔"

کیٹی نے آگے بڑھ کر کہا۔

"ہم تو تیسری لڑکی عنبرینہ کو بھی آزاد کرانے آئے ہیں۔ تم دونوں میں اِتنی طاقت نہیں کہ ہمیں قید کر سکو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

پلوٹو نے چلا کر کہا۔

"مارکوس! اس لڑکی کی زبان کاٹ ڈالو۔ اسے قتل کر دو۔ ہم کوئی دوسری لڑکی اغوا کر لائیں گے"۔

مارکوس نے آگے بڑھ کر تلوار کا زور دار وار کیا۔ تلوار کا وار کیپٹن نے اپنے ہاتھ پر روک لیا۔ تلوار کیپٹن کے ہاتھ سے ٹکرا کر دوسری طرف نکل گئی۔ کیپٹن کا ہاتھ کٹ گیا مگر اس کے ساتھ ہی وہ اپنے آپ جڑ بھی گیا۔ یہ دیکھ کر مارکوس کچھ حیران ہوا۔ اُس نے سوچا کہ اس کا وار نہیں پڑا۔ وہ دوسرا وار کرنے لگا تو کیپٹن نے اچھل کر مارکوس کی کنپٹی پر اپنی لات پوری طاقت سے ماری۔ کیپٹن کی طاقت اتنی زیادہ تھی کہ مارکوس کا پورا بازو اس کے جسم سے الگ ہو کر اُوپر ہوا میں اُچھلا اور پھر گر پڑا۔ مارکوس چیخ مار کر وہیں گر پڑا۔

پلوٹو نے یہ حالت دیکھی تو تلوار کا وار کیا۔ مگر پیچھے سے جولی سانگ نے اس کی گردن پر زور سے ہاتھ مارا۔ جولی سانگ کی طاقت کا بھی پلوٹو کو اندازہ نہ تھا۔ جولی سانگ کی ہاتھ کی ضرب سے پلوٹو کی گردن کی ہڈی دو جگہوں سے ٹوٹ گئی۔ اس کی گردن لٹکنے لگی اور وہ کٹے ہوئے درخت کی طرح زمین پر گر پڑا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhzan

کیٹی نے کہا۔

"سب سے پہلے بوری میں سے عنبرینہ کو نکالو۔ وہ بے ہوش ہے۔ کہیں اُس کا دَم نہ گھُٹ جائے۔"

جلدی سے بوری گھوڑے پر سے اُتار کر اسے کھولا تو اُس کے اندر ایک بڑی نازک اور خوبصورت لڑکی بے ہوش تھی۔ جولی سانگ نے کہا۔

"اِسے بعد میں ہوش میں لائیں گے، پہلے اِن دونوں کو ختم کرو۔ یہ دونوں اِس لڑکی کی ماں کے قاتل ہیں۔ اور اِنسانیت کے نام پر ایک بدنما داغ ہیں۔"

پلوٹو تو گردن ٹوٹنے کی وجہ سے مر چکا تھا مگر مارکوس ابھی تک زندہ تھا۔ کیٹی نے مارکوس کی تلوار اٹھا کر اس کی گردن پر اِتنی زور سے ماری کہ اس کی گردن تن سے جدا ہو گئی۔

پھر انھوں نے عنبرینہ کو ہوش میں لانے کی کوشش شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد عنبرینہ کو ہوش آگیا۔ اُس نے گھبرا کر کہا۔

"خدا کے لیے مجھے نہ مارنا۔ مَیں بے گناہ ہوں۔"

کیٹی اور جولی نے عنبرینہ کو حوصلہ دیا اور ساری کہانی بیان کر دی۔ جب انھوں نے عنبرینہ کو بتایا کہ اس کی والدہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

کے قاتلوں کو انھوں نے موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے تو عنبرینہ بولی۔

"مگر میری پیاری ماں واپس نہیں آسکتی۔ اِن ظالموں نے میری آنکھوں کے سامنے میری ماں کو زہر دیا تھا۔"

پھر عنبرینہ غصے سے اُٹھی، تلوار پکڑ لی اور دونوں قاتلوں کے جسموں پر تلوار کے وار کرنے لگی۔ وہ اپنی پیاری ماں کے قتل کا بدلہ لے رہی تھی۔ کیمیٹی اور جولی نے بڑی مشکل سے اُسے پکڑا اور تلوار اس کے ہاتھ سے لے لی۔ جولی سانگ نے کہا۔

"عنبرینہ بہن! اب ان کو مارنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ تمہاری والدہ کی خواہش تھی کہ تمہیں تمہارے چچا کے پاس ملکِ فارس پہنچا دیا جائے۔ کیا تم اپنے چچا کے پاس جانا چاہتی ہو؟"

عنبرینہ نے کہا۔

"اگر میری ماں کی یہی خواہش تھی تو میں اپنے چچا کے پاس فارس جانے کو تیار ہوں۔"

کیمیٹی کہنے لگی۔

"ٹھیک ہے! ہم اسی وقت تمہیں لے کر ملکِ فارس روانہ ہوتی ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور وہ گھوڑوں پر سوار ہوکر ملکِ فارس کی طرف چل پڑیں۔ عنبر ینہ نے جولی سانگ اور کیٹی سے کہا کہ وہ کون ہیں اور اِن کا فردوں کے پاس کیسے پہنچ گئیں؟ جولی سانگ اور کیٹی نے یہی بتایا کہ ہم کو ان ننددوں نے تمہاری طرح اغوا کیا تھا مگر ہمیں ان کو قتل کرنے کا موقع مل گیا۔

ساری رات وہ سفر کرتی رہیں۔ صبح ایک شہر کی سرائے میں اتر کر کھانا کھایا۔ دوپہر تک آرام کیا اور سرائے کے مالک سے ملکِ فارس کا راستہ دریافت کرنے کے بعد ایک بار پھر گھوڑوں پر سوار ہوکر اپنے سفر پر روانہ ہوگئیں۔

یونہی تین دن سفر کرنے کے بعد اُنھیں دُور سے ملکِ فارس کے مکان اور شہر کی دیوار نظر آئی۔ یہ اُس زمانے کے ملکِ فارس کے دارالحکومت پرس پولس کا شہر تھا۔ شہر کی دیوار کے اوپر جگہ جگہ بُرجیاں بنی ہوئی تھیں۔ شہر کا ایک بڑا دروازہ تھا جو کُھلا تھا۔ بازاروں میں بڑی رونق تھی۔ لوگ رتھوں اور گھوڑوں پر آجا رہے تھے۔

اِس شہر کا حاکم مسلمان تھا اور شہر میں خوبصورت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Saeed Makhmoor

مسجدیں بنی ہوئی تھیں۔ عورتوں نے اپنے جسم اور چہروں کو سفید چادروں میں ڈھانپ رکھا تھا۔ جولی سانگ اور کیٹی نے پرس پولس میں آتے ہی وہاں کی فضا کو سونگھا کہ شاید وہاں سے تھیو سانگ، عنبر ناگ کی خوشبو آجائے۔ مگر ان میں سے کسی کی بھی خوشبو وہاں کی فضا میں نہیں تھی۔ تھیو سانگ ان کے آنے سے ایک دن پہلے وہاں سے شہر زرجان کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔

جولی اور کیٹی نے عنبرینہ کو اُس کے چچا کے حوالے کیا اور دو دن اُس شہر میں آرام کرنے کے بعد آگے چل پڑیں۔ وہ ایک قافلے کے ساتھ سفر کر رہی تھیں جو پرس پولس سے شہر بصرہ کی طرف جا رہا تھا۔ جولی سانگ اور کیٹی کا خیال تھا کہ وہ وہاں سے ملک ہندوستان جائیں گی شاید وہاں عنبر ناگ ماریا یا تھیو سانگ سے ان کی ملاقات ہو جائے۔ یہ قافلہ صحراؤں اور پہاڑی علاقوں میں سفر کرتا ہوا چار روز کے بعد ایک شہر کی سرائے میں آکر رک گیا۔ ابھی بصرہ وہاں سے دور تھا۔ جولی سانگ اور کیٹی بصرہ سے سمندری جہاز میں سوار ہو کر ملک ہندوستان جانا چاہتی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب ہم تھیو سانگ کی طرف چلتے ہیں۔ تھیو سانگ ملک فارس میں کچھ دن ٹھہرا اور پھر اپنے دوستوں عنبر ناگ ماریا، کیٹی اور جولی سانگ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف روانہ ہو گیا۔ جس وقت جولی سانگ اور کیٹی بصرے کی بندرگاہ سے ملکِ ہندوستان جانے کے لیے بادبانی جہاز میں سوار ہوئیں، اس وقت تھیو سانگ ملکِ ہندوستان کے ساحل مکران پر پہنچ چکا تھا۔ اس زمانے میں سندھ پر مسلمان عربوں کی حکومت تھی اور رعایا بڑی خوش حال تھی۔ ہر طرف انصاف کا دَور دَورہ تھا۔ لوگ اطمینان اور سکون کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے۔ مسجدوں سے پانچ وقت اذانوں کی آواز بلند ہوتی اور لوگ مسجدوں میں جمع ہو کر نماز ادا کرتے۔

تھیو سانگ کو اِس شہر میں آ کر بڑی خوشی ہوئی۔ ہندوستان میں صرف سندھ پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ آگے ہندوستان کے وسطی یعنی درمیانی علاقے میں ہندو راجہ ہرش وردھن حکومت کرتا تھا اور اس کے عرب مسلمانوں کے ساتھ بڑے اچھے اور خوش گوار تعلقات تھے۔

تھیو سانگ ایک قافلے کے ساتھ سفر کرتا ہندو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راجہ ہرش کے دارالحکومت قنوج میں آگیا جہاں تھیوسانگ نے ہر طرف غریبی اور جہالت دیکھی۔ لوگ طرح طرح کے بتوں کی پوجا کرتے تھے اور بڑے توہم پرست تھے۔

تھیوسانگ اس شہر میں ایک دن ٹھہرنے کے بعد جنوبی ہند کے شہر کوچین آگیا۔ یہ شہر سانپوں کی پوجا کے لیے بڑا مشہور تھا۔ لوگوں نے گھروں میں سانپ رکھے ہوئے تھے۔ جنھیں وہ دودھ اور شہد پلاتے اور اُن کی پوجا کرتے تھے۔ تھیوسانگ نے سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ کسی جگہ سے ناگ کا سُراغ مل جائے۔

تھیوسانگ ایک سرائے کی کوٹھڑی میں آکر رہنے لگا۔ رات کو وہ اپنی کوٹھڑی میں آرام کرتا اور دن کے وقت شہر میں ناگ عنبر ماریا کو تلاش کرتا۔ لیکن شہر میں اسے کسی کی بھی خوشبو نہیں آرہی تھی، پھر بھی تھیوسانگ نے تلاش جاری رکھی۔

ایک روز آسمان پر گھرے بادل چھا رہے تھے۔ تھیوسانگ اپنے دوستوں کو تلاش کرتا شہر سے دور ایک جنگل میں نکل آیا۔ یہاں ایک ندی بہ رہی تھی۔ اتنے میں بادل زور زور سے گرجنے لگے اور ایک دم سے بارش شروع ہوگئی۔ تھیوسانگ کھلی جگہ پر تھا۔ بارش سے بچنے کے لیے وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی جگہ تلاش کرنے کے لیے ایک طرف گیا۔ قریب ہی پُرانے کنویں کے پاس ایک ویران سا کھنڈر تھا۔ تھیوسانگ اُس کی ڈیوڑھی میں آگیا۔ بارش بڑے زور سے برس رہی تھی۔ تھیوسانگ ڈیوڑھی کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور بارش کے رُکنے کا انتظار کرنے لگا۔ اِس وقت سورج غروب ہو چکا تھا اور گہرے سیاہ بادلوں کی وجہ سے جنگل میں رات کا اندھیرا جلدی پھیلنے لگا تھا۔

تھیوسانگ یہ سوچ کر کھنڈر کی ڈیوڑھی میں آیا تھا کہ تھوڑی دیر میں بارش رُک جائے گی تو وہ واپس سرائے میں چلا جائے گا۔ مگر بارش تو رُکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ موسلا دھار مینہ برس رہا تھا۔ تھیوسانگ وہیں ڈیوڑھی میں بیٹھا رہا۔ رات ہو گئی۔ اندھیرا چھا گیا مگر بارش ابھی تک ہو رہی تھی۔

پہلے تھیوسانگ نے سوچا کہ چلو بارش میں ہی چلتے ہیں، یہ میرا کیا بگاڑ لے گی۔ پھر اُسے خیال آیا کہ میں اِتنی جلدی سرائے میں جا کر کیا کروں گا۔ مجھے کوئی خاص کام تو ہے نہیں۔ عنبر، ناگ، ماریا اور کیپٹن جولی سانگ کو تلاش کرنا ہے اور وہ یہاں کہیں نظر نہیں آ رہے۔ ان کی خوشبو بھی کہیں سے نہیں آ رہی۔ اِس لیے کیوں نہ بارش کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

رُکنے تک اِس جگہ آرام کیا جائے۔
ٹھیو سانگ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور ٹانگیں پھیلا لیں۔ بارش خُوب ہو رہی تھیں۔ بارش کی آواز سے جنگل میں دوسری کوئی آواز سُنائی نہ دیتی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ عنبر ناگ، ماریا، ٹھیو سانگ، کیٹی اور جولی سانگ کو سونے اور کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن کبھی کبھی وہ اپنے شوق کی خاطر کبھی کچھ کھا لیتے ہیں اور کبھی یونہی وقت گزارنے کے لیے سو بھی جاتے ہیں۔ ٹھیو سانگ نے سوچا کہ موقع مل گیا ہے تو کیوں نہ تھوڑی دیر کے لیے آنکھ لگا لی جائے۔ اِس طرح سے وقت بھی گزر جائے گا اور بارش بھی رُک جائے گی۔

چنانچہ ٹھیو سانگ نے آنکھیں بند کر لیں اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد اُس پر غنودگی چھانے لگی اور وہ سو گیا۔ وہ دیر تک سوتا رہا۔ جب اس کی آنکھ کھُلی تو اُس نے دیکھا کہ بارش رُک گئی ہے اور جنگل پر رات کا گہرا اندھیرا پھیلا ہے۔

ہر طرف خاموشی تھی۔ صرف کبھی کبھی درختوں پر سے بارش کے رُکے ہوئے پانی کے ٹپکنے کی آواز آجاتی تھی۔
ٹھیو سانگ نے ایک انگڑائی لی اور واپس شہر کی سرائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں جانے کے لیے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اُسے ایسی آواز سُنائی دی جیسے کوئی عورت گھنگھرو پاؤں میں پہنے اُس کے قریب سے گزر گئی ہو۔ ہتیوسانگ نے اندھیرے میں غور سے دیکھا۔ وہ اندھیرے میں دیکھ سکتا تھا۔ ڈیوڑھی خالی تھی۔ اُسے کچھ نظر نہ آیا۔ وہ سوچنے لگا کہ یہ اُس کا وہم ہے۔ وہ اُٹھ بیٹھا۔ لیکن ایک بار پھر وہی گھنگھروؤں کی چھن چھن کی آواز سنائی دی۔

ہتیوسانگ خلائی آدمی تھا۔ سائنسدان تھا۔ وہ جن بھوتوں پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ سمجھ گیا کہ یہاں کسی جگہ کوئی عورت موجود ہے۔ وہ ڈیوڑھی میں اُٹھ کر آگے بڑھا۔ آگے ایک ٹوٹا ہوا پرانا دروازہ تھا۔ دروازے کی دوسری طرف اندھیرا تھا۔ ہتیوسانگ نے جھانک کر دیکھا۔ اندھیرے میں اسے ایک چھوٹا سا دالان دکھائی دیا۔ دالان کے درمیان ایک گول چبوترے پر کالے پتھر کا ایک بت پڑا تھا۔

ہتیوسانگ ابھی وہیں کھڑا تھا کہ اُسے کچھ آدمیوں کے باتیں کرنے اور ہلکے ہلکے ہنسنے کی آواز سُنائی دی۔ یہ آوازیں ہتیوسانگ کے پیچھے جنگل کی طرف سے آرہی تھیں اور مندر کی ڈیوڑھی کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیو سانگ کے دل میں خیال آیا کہ ضرور یہاں ڈاکوؤں نے اپنا ٹھکانہ بنا رکھا ہے اور وہ لوٹا ہوا مال چھپانے یہاں آرہے ہیں۔ اِن ڈاکوؤں کو پکڑنے کی خاطر تھیو سانگ دالان میں سے بھاگ کر گزر گیا اور سامنے والے ایک چوکور ستون کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا کہ دیکھتا ہوں یہ ڈاکو کون لوگ ہیں اور کون سا لوٹا ہوا مال یہاں لا رہے ہیں۔

اِتنے میں چار چھوٹے قد کے کالے کلوٹے آدمی اندر دالان میں آگئے۔ انھوں نے اپنے ہاتھوں میں جلتی ہوئی موم بتیاں پکڑ رکھی تھیں۔ وہ بونے تھے۔ جسم پر صرف لنگوٹیاں ہی تھیں۔ کالے جسم موم بتی کی روشنی میں چمک رہے تھے۔ وہ ڈانس کرتے آرہے تھے اور تھیو سانگ بڑی دلچسپی سے انہیں دیکھنے لگا۔

بونوں نے چاروں موم بتیاں گول چبوترے پر پتھر کے بُت کے اِردگرد لگا دیں اور ایک طرف ہو کر قطار میں بیٹھ گئے۔ اب وہ بالکل خاموش تھے اور ڈیوڑھی کے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ لگتا تھا کہ انہیں کسی کے آنے کا انتظار ہے۔ تھیو سانگ کو اب زیادہ دلچسپی پیدا ہو گئی تھی کہ دیکھیں یہ بونے یہاں کیا کرنے آئے ہیں اور کس کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ وہ بھی ڈیوڑھی کے ٹوٹے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

اچانک دروازے میں ایک کالا بھجنگ بدصورت لمبے لمبے بالوں والا شاطو نمودار ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ترشول تھا اور اس کی دُم نکلی ہوئی تھی۔ ایک دانت اُس کے مُنہ سے باہر کو نکلا ہوا تھا۔ اُسے آتے دیکھ کر چاروں بونے بھوتنے اٹھ کھڑے ہوئے اور جُھک کر بولے۔

"مہاراج شاطو کو ہمارا نمسکار!"

بدصورت شاطو بیٹھ گیا اور ترشول کو اپنے سامنے زمین پر گاڑ کر بولا۔

"میرے بھتنو! یہ بتاؤ کہ کیا ہماری داسی بکالی آگئی ہے؟"

ایک بھوتنے نے جواب دیا۔

"مہاراج بکالی آگئی ہے۔ وہ آپ کے حکم کا انتظار کر رہی ہے"۔

بدصورت شاطو نے دونوں بازو اُوپر اٹھائے اور کرخت آواز میں بولا۔

"بکالی کو حاضر کیا جائے!"

چاروں بھوتنوں نے اونچی آواز میں کہا۔

"بکالی! مہاراج بُلا رہے ہیں"۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

بھتیو سانگ ستون کے پیچھے چھپا یہ سارا تماشا بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ بھوتوں کی آواز پر اُسے پھر وہی گھنگھروؤں کی آواز سُنائی دی اور کیا دیکھتا ہے کہ کونے میں دیوار ایک جگہ سے شق ہو گئی اور اس کے سوراخ میں سے ایک خوبصورت عورت گھنگھرو چھنکاتی آئی اور شاطو کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی۔ بدصورت شاطو نے کہا۔

"بکالی! تم نے ایک ہزار سال تک میری خدمت کر کے میرا دل جیت لیا ہے اور میری شرط بھی پوری کر دی ہے۔"

بکالی نے کہا۔

"مہاراج! اب آپ بھی اپنی شرط پوری کر دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی!"

بدصورت شاطو نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"اس میں مہربانی کی کیا بات ہے بکالی! تم نے ہماری شرط پوری کر دی۔ اب ہم اپنی شرط پوری کریں گے۔"

سھتیو سانگ حیران ہو رہا تھا کہ یہ بدشکل بھوت اس خوبصورت لڑکی کی کون سی شرط پوری کرنے والا ہے! وہ ستون کے پیچھے چھپا غور سے دیکھ رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

بدصورت شاطو نے ایک بھیانک قہقہہ لگایا اور خُوبصورت عورت بکالی سے کہا۔

"بکالی! تیرا ہونے والا شوہر بھی یہاں موجُود ہے۔ میں نے اپنی شرط پوری کرنے کے لیے اُسے پہلے ہی سے یہاں منگوا کر بٹھا رکھا ہے۔"

تھیوسانگ سمجھا کہ یہ بدصورت شاطو اس خُوبصورت عورت کی شادی کسی بونے بھوتنے سے کرنے والا ہے جو وہاں پر موجُود ہے۔ خُوبصورت عورت بکالی نے خوش ہو کر کہا۔

"مہاراج شاطو! آپ بڑے کرنی والے ہیں۔ آپ زمین کے اندر رہنے والے بھوتوں کے دیوتا ہیں! کہاں ہے میرا خاوند؟ بس مجھے اس کے ساتھ روانہ کر دیں اور اجازت دیں کہ میں باقی زندگی اس آدمی کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق بسر کروں۔ میں ایک ہزار سال سے زمین کے اندر رہ رہ کر تنگ آ چکی ہوں۔"

بدصورت شاطو نے اُس ستون کی طرف اشارہ کیا جس کے پیچھے تھیوسانگ چُھپا بیٹھا تھا اور بولا۔

"تیرا خاوند اس ستون کے پیچھے چُھپا بیٹھا ہے۔ جا اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے یہاں لے آ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اِتنا سُننا تھا کہ ہقیوسانگ کے جسم میں مارے حیرت کے سنسنی دوڑ گئی۔ یہ بدصورت آدمی کہیں اس کا ذکر تو نہیں کر رہا؟ ستون کے پیچھے تو میں ہی چھُپا ہوا ہوں۔ ہقیوسانگ نے سوچا۔ اور وہ اُٹھنے ہی والا تھا کہ خوبصورت عورت بکالی پاؤں کے گھنگھرو چھنکاتی اس کے پاس آکر سامنے کھڑی ہوگئی اور ہاتھ بڑھا کر بولی۔

"اے میرے خاوند! میرے ساتھ مہاراجہ کے پاس چل تاکہ وہ ہمارا بیاہ کر کے ہمیں رخصت کریں۔"

اَب تو ہقیوسانگ کو غصہ آگیا۔ وہ جلدی سے اُٹھا اور غصے میں بولا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم! بھاگو یہاں سے!"

خوبصورت عورت بکالی نے چیخ ماری اور کہا۔

"مہاراجہ! یہ شخص مجھ سے شادی کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ اپنی شرط پوری کریں اور میرا بیاہ اس شخص سے کر دیں۔"

بدصورت شاطو نے ترشول اُٹھائی اور اس کا رُخ ہقیوسانگ کی طرف کر کے کڑک کر بولا۔

"ہقیوسانگ! میں جانتا ہوں تم کون ہو اور یہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیوں آئے ہو۔ مگر اب تم پھنس چکے ہو۔ اب تمہاری کوئی طاقت تمہارے کسی کام نہیں آسکتی۔ تمہاری ساری طاقت میں نے اپنے قبضے میں کرلی ہے۔ آج سے تم میری اسی بکالی کے شوہر ہو۔ اس کے غلام ہو۔ جو یہ کہے گی تم وہی کروگے اور یہ ساری زندگی اَب تمہارے ساتھ رہے گی۔"

تھیوسانگ کو اپنی طاقت پر بڑا مان تھا۔ وہ تو خلائی اِنسان تھا۔ وہ جس چیز کو چاہے ہاتھ لگاکر چھوٹا کرسکتا تھا۔ اُس نے جلدی سے آگے بڑھ کر خوبصورت عورت بکالی کی گردن پر اُنگلی لگادی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اُنگلی لگتے ہی چھوٹی سی ہوجائے گی۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ اس پر بدصورت شاطو نے بھیانک قہقہہ لگایا اور بولا۔

"تھیوسانگ! میں نے کہا نہیں تھا کہ تمہاری ساری طاقت میں نے اپنے قبضے میں کرلی ہے۔ تم اَب بےبس ہو۔ مجبور ہو۔ تمہارے پاس اَب کوئی طاقت نہیں رہی۔ تھوڑی دیر میں تم اپنی یادداشت بھی بھول جاؤ گے"۔

تھیوسانگ نے سوچا کہ یہاں سے بھاگ جانا چاہیے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اُس نے جلدی سے بھاگ جانا چاہا مگر اُسے یُوں لگا کہ جیسے اُس کے پاؤں زمین نے پکڑ لیے ہیں۔ شاطو چیخ کر بولا۔

"ہقیوسانگ! تم بھاگ نہیں سکتے۔ تم آج سے اسی عورت بکالی کے غلام اور اس کے شوہر ہو۔ یہ جو کہے گی تم وہی کرو گے۔"

بدصورت شاطو اُٹھ کر ہقیوسانگ کے پاس آگیا۔ ہقیوسانگ کے سَر میں چکر آنے لگے تھے۔ اُسے ہر شئے گھومتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ شاطو نے بکالی کا ہاتھ پکڑا اور اسے ہقیوسانگ کے ہاتھ میں دے دیا۔

"مبارک ہو بکالی! آج سے یہ تمہارا خاوند اور تم اس کی بیوی ہو۔ یہ تمہارا غلام ہے اور تم اس کی مالک۔ تم جو چاہو گی یہ وہی کرے گا۔"

اس کے ساتھ ہی بھُوتنوں نے ڈانس کرنا شروع کر دیا۔ خوبصورت بھوتنی بکالی نے ہقیوسانگ کو حکم دیا۔

"ہقیوسانگ! اب تم میرے خاوند اور میرے غلام ہو مَیں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ بیٹھ جاؤ!"

ہقیوسانگ کو اب چکر نہیں آرہے تھے۔ مگر اُسے کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ وہ کون ہے اور یہاں کس لیے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آیا تھا۔ اُسے عنبر ناگ مار دیا۔ کیٹی اور جولی سانگ بھی یاد نہیں رہے تھے۔ اُس کی یادداشت گم ہو چکی تھی۔ بکالی کے حکم پر وہ فوراً زمین پر بیٹھ گیا۔ بکالی نے بدصورت شاطو سے کہا۔

"مہاراج! ہمیں خوشی خوشی رخصت کریں۔ میں اپنے خاوند اور اپنے غلام تھیو سانگ کے ساتھ جا رہی ہوں۔"

بدصورت شاطو نے بازو اوپر اٹھا لیا اور بولا۔

"جاؤ اور دنیا میں اپنی مرضی سے زندگی بسر کرو۔ اب تم آزاد ہو۔ میں نے اپنی شرط پوری کر دی ہے۔"

بکالی نے ہاتھ جوڑ کر بدصورت شاطو کو سلام کیا اور اُچھل کر تھیو سانگ کے کندھے پر بیٹھ گئی۔ تھیو سانگ چپ بیٹھا تھا۔ اُسے کچھ معلوم نہ تھا کہ وہ کون ہے وہ اب اپنے آپ کو بکالی کا خاوند اور غلام ہی سمجھ رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ بکالی اس کے کاندھے پر آتے ہی اُس کی نظروں سے غائب ہو گئی مگر وہ بکالی کے جسم کا بوجھ اپنے کاندھے پر محسوس کر رہا تھا۔ بکالی اُس کے کاندھے پر ہی بیٹھی تھی مگر وہ غائب تھی۔ وہ تھیو سانگ کو نظر نہیں آ رہی تھی۔ اُسے بکالی کی آواز سُنائی دی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

"تھیو سانگ! میرے غلام! کیا تم چلنے کے لیے تیار ہو؟"

جیسے تھیو سانگ کے مُنھ سے اپنے آپ نکل گیا۔

"ہاں یکالی! میں تیار ہوں۔ تم مجھے جہاں کہو گی جاؤں گا۔ جیسے کہو گی کروں گا۔ میں تمہارا غلام ہوں۔"

یکالی نے کہا۔

چلو اکو چین سے دُور شہر ٹامی کٹ میں ہمارا محل ہمارا انتظار کر رہا ہے۔"

چاروں بھوت نے اونچی آواز میں اشلوک گا رہے تھے بدصورت شاطو بھی خوش ہو کر ڈانس کرنے لگا تھا۔

یکالی غیبی حالت میں تھیو سانگ کے کاندھے پر بیٹھی تھی۔ تھیو سانگ کو اس کا بوجھ بالکل ہلکا سا لگ رہا تھا۔ وہ اپنے آپ چلتا ہوا پرانے مندر کی ڈیوڑھی سے باہر آگیا۔ باہر جنگل بارش میں بھیگا ہوا خاموش تھا۔ چارو طرف اندھیرا تھا۔ درختوں پر سے بارش کے پانی کے قطرے ابھی تک ٹپک رہے تھے۔ تھیو سانگ کو اب کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ وہ کون ہے۔ اسے عنبر ناگ ماریا کیٹی اور حلی سانگ بھی یاد نہیں تھیں۔ وہ اپنے آپ کو یکالی کا خاوند اور اُس کا غلام ہی سمجھ رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیو سانگ ڈیوڑھی سے اتر کر جنگل میں آ گیا۔ اُسے بکالی کی آواز سنائی دی۔ "تھیو سانگ اُس پرانے کنویں کے پاس چلو!"

تھیو سانگ کے قدم اپنے آپ جنگل کے پُرانے کنویں کی طرف اُٹھنے لگے۔ کنویں کے پاس آ کر وہ رُک گیا بکالی نے کہا۔

"اب اپنا بایاں ہاتھ اوپر اُٹھاؤ!"

تھیو سانگ نے بکالی کے حکم کو سُن کر اپنا بایاں ہاتھ اوپر اُٹھا لیا۔ بکالی نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولی۔

"اَب ہم اپنے محل میں جا رہے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی تھیو سانگ کو ایک جھٹکا لگا اور وہ زمین سے بلند ہو کر درختوں کے اُوپر آ گیا۔ پھر اپنے آپ ستاروں بھرے آسمانوں میں ایک طرف اڑنے لگا درخت اس کے نیچے سے گزر رہے تھے۔ تھیو سانگ کی اڑنے کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ ہوا میں اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ تھیو سانگ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

کچھ دیر بعد اُس نے آنکھیں کھولیں تو اُس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
Scanned by Makhmoor

دیکھا کہ نیچے ایک چھوٹے سے شہر کے مکان میں کہیں کہیں روشنی چمک رہی تھی۔ وہ شہر کے اوپر سے گزر گیا۔ آگے کھلا سمندر رات کے اندھیرے میں سیاہ نظر آ رہا تھا۔ پھر اُسے سمندر کے کنارے چھوٹی سی پہاڑی کے اوپر ایک محل دکھائی دیا۔ بکالی نے کہا۔

"یہ ہمارا محل ہے۔ تم قیامت تک اب میرے ساتھ اِس محل میں رہو گے!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

کالا آسیبی محل

بکالی تھیو سانگ کو لے کر اپنے محل میں اُتر گئی۔
یہ ایک بہت بڑا غیر آباد محل تھا۔ شہر کے لوگ اس طرف آتے ڈرتے تھے۔ لوگوں میں مشہور تھا کہ یہ محل آسیبی ہے اور جو کوئی اُدھر جاتا ہے وہ مرجاتا ہے۔ یہ کالے پتھروں سے بنا ہوا تھا اور لوگ اسے کالا محل کہتے تھے۔ سلرے کا سارا محل ویران تھا۔ فرشوں پر گرد پڑی تھی۔ دیواروں میں باہر کی طرف کہیں کہیں گھاس اُگ آئی تھی۔ محل میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ بکالی اب تھیو سانگ کے کاندھے سے اتر آئی تھی اور اُسے نظر بھی آنے لگی تھی۔ بکالی نے تھیو سانگ سے کہا۔
"تھیو سانگ! یہ محل تمہیں کیسا لگا ہے؟"
تھیو سانگ بولا۔
"بکالی! تم مجھے جہاں رکھو گی میں خوش ہو کر رہوں گا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
Scanned by Makhmoor

مجھے تمہارے ساتھ یہ محل بھی بڑا اچھا لگ رہا ہے۔"
بکالی مسکرائی۔ کہنے لگی۔
"شاباش! اب تم واقعی میرے خاوند اور غلام بن گئے ہو۔ چلو، میں تمہیں اپنے محل کے نیچے لیے چلتی ہوں۔ ہم محل کے نیچے رہا کریں گے۔"

ھتیوسانگ کو ساتھ لے کر بکالی ایک تنگ و تاریک زینے سے اتر کر نیچے تہ خانے میں آ گئی۔ یہ تہ خانہ کافی کھلا تھا۔ وہاں ایک تخت بچھا تھا۔ فرش پر قالین بچھے ہوئے تھے۔ چھت سے فانوس روشن تھا۔ بکالی نے خوش ہو کر پوچھا۔

"ھتیوسانگ! تمہیں یہ تہ خانہ کیسا لگا؟"
"ھتیوسانگ بولا۔

"مجھے یہ تہ خانہ بہت اچھا لگا۔"
"شاباش ھتیوسانگ!" بکالی نے کہا۔ "تم بڑے اچھے غلام ہو۔"

وہ دونوں تخت پر بیٹھ گئے۔ بکالی نے کہا۔
"ھتیوسانگ! اب تم اس وقت تک میرے ساتھ رہو گے جب تک کہ یہ دنیا قائم ہے۔ میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گی۔ ہم دونوں زندہ رہیں گے۔ تمہیں اب نہ کھانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پینے کی ضرورت رہے گی نہ سونے کی۔ لیکن مجھے قیامت تک زندہ رہنے کے لیے ایک خاص چیز کی ضرورت ہو گی اور یہ خاص چیز صرف مُردوں کی ہڈیوں ہی میں پائی جاتی ہے۔ تم ہفتے میں ایک بار شہر کے شمشان میں جایا کرو گے اور وہاں جلائے جانے والے مُردے کی ٹانگ کاٹ کر لایا کرو گے۔ میں اس ٹانگ کی ہڈی کاٹ کر اس کے گُودے میں چھپے ہوئے رس کو پی جایا کروں گی۔ تم کو میرے اس حکم پر عمل کرنا ہو گا۔ کیا تم اس پر تیار ہو؟"

بھتیو سانگ نے کہا۔

"بکالی! تم جو کہو گی میں وہی کروں گا۔ لیکن لوگ مجھے مُردے کی ٹانگ کاٹتے ہوئے دیکھ لیں گے اور مجھے پکڑ کر لے جائیں گے۔ پھر میں کیا کروں گا؟"

بکالی ہنس کر بولی۔

"تم بکالی کے خاوند اور غلام ہو۔ بکالی کے پاس بے پناہ طاقت ہے۔ وہ تمہاری مدد کرے گی۔ جب تم میرے لیے مُردے کی ٹانگ لینے جاؤ گے تو میں تم پر ایک خاص عمل پڑھ کر پھونک مار دیا کروں گی تب تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے گا اور تم بڑے اطمینان سے اپنا کام کر کے میرے پاس واپس آ جایا کرو گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

تھیو سانگ خوش ہو کر بولا۔

"ٹھیک ہے بکالی! میں خوشی خوشی تمہارے لیے مُردے کی ٹانگ لے آیا کروں گا۔"

بکالی نے کہا۔

"اب تم اس تخت پر سو جاؤ۔ کل مجھے مُردے کی ٹانگ کی ضرورت ہے۔ کل تم شہر کو جانا۔ اس شہر میں اگر کوئی شخص مر گیا ہو تو تم اس کی ٹانگ کاٹ کر میرے لیے لے آنا۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"لیکن بکالی! تم نے تو کہا تھا کہ مجھے نیند نہیں آ سکتی۔ پھر میں تخت پر کیسے سوؤں گا؟"

بکالی نے کہا۔

"جب میں تمہاری آنکھوں پر ہاتھ رکھوں گی تو تم سو جایا کرو گے۔ اب لیٹ جاؤ!"

تھیو سانگ فوراً حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تخت پر لیٹ گیا۔ بکالی نے اس کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی تھیو سانگ گہری نیند سو گیا۔ بکالی وہاں سے دوسرے تہ خانے میں آ گئی۔ اس تہ خانے میں ایک چبوترے پر ایک چھرا پڑا تھا۔ دیوار کے ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

ایک پلنگ بچھا تھا۔ بکالی کو اپنے جسم میں کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ اُسے کل شام تک کسی مُردے کی ٹانگ کی ضرورت تھی جس کی ہڈی کا گودا کھا کر وہ طاقت حاصل کرے۔ یہ کام بکالی خود نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ زمین کے اندر رہنے والی مخلوق تھی اور اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے خود کسی مُردے کی ٹانگ کاٹی تو وہ فوراً آگ میں جل کر بھسم ہو جائے گی۔ اِس لیے اُس نے تھیوسانگ کو اپنا غلام بنا کر ساتھ کر لیا تھا کہ وہ اس کے لیے مُردے کی ٹانگ کاٹ کر لایا کرے گا۔

دوسرے دن بکالی نے تھیوسانگ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے اُٹھایا۔ تھیوسانگ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ بکالی نے ایک چھوٹا تیز خنجر نکال کر تھیوسانگ کو دیا اور کہا۔

"تھیوسانگ! یہ خنجر لے کر شہر میں جاؤ۔ وہاں جہاں کوئی آدمی یا عورت مر گئی ہو تو موقع پا کر اُس کی ٹانگ کاٹ کر میرے پاس لے آؤ۔"

تھیوسانگ نے خنجر لے لیا اور پوچھا۔

"بکالی! اگر شہر میں کوئی انسان نہ مرا ہو تو میں کیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

کروں؟"

بکالی کہنے لگی۔

"اس شہر میں ہر ہفتے دو چار آدمی مر جاتے ہیں۔ مجھے آج رات مُردے کی ٹانگ کی ضرورت ہے۔ اگر آج شام تک تمہیں کوئی مُردہ نہ ملے تو کسی زندہ آدمی کو مار کر اس کی ٹانگ کاٹ لانا۔"

تھیوسانگ بولا۔

"ایسا ہی کروں گا بکالی! تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارے لیے مُردے کی ٹانگ لے کر ہی واپس آؤں گا۔"

بکالی نے تھیوسانگ کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور ایک خاص منتر پڑھ کر پھونکا۔ منتر پھونکنے سے تھیوسانگ اچانک نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ اب سوائے بکالی کے کسی کو نظر نہیں آتا تھا۔ بکالی نے کہا۔

"جاؤ، اب تمہیں کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔ میں اسی محل میں تمہاری راہ دیکھوں گی۔"

تھیوسانگ خاموشی سے محل سے باہر نکل گیا۔

وہ محل سے نکل کر پہاڑی سے اُترا اور نیچے سڑک پر آگیا جو شہر کی طرف جاتی تھی۔ یہ شہر کالی کٹ سمندر کے کنارے آباد تھا۔ میدانوں اور پہاڑی کی ڈھلانوں پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لوگوں کے مکان بنے ہوئے تھے۔ آسمان بادلوں میں چھُپا ہوا تھا پھر بھی دن کی روشنی چاروں طرف پھیلی تھی۔

تھیو سانگ کسی کو نظر نہیں آتا تھا۔ وہ شہر میں آگیا اور گلیوں بازاروں میں چل پھر کر دیکھنے لگا کہ کون سے گھر میں کوئی فوت ہوا ہے۔ دوپہر تک وہ شہر میں گھومتا رہا۔ اُسے کہیں کسی گھر سے رونے کی آواز نہ آئی۔ آخر وہ شہر کے باہر والی ایک بستی میں آگیا۔ یہاں ایک مکان کے اندر سے اُسے رونے کی آواز سنائی دی۔ تھیو سانگ اندر چلا گیا۔ اُس نے دیکھا کہ ایک آدمی مر گیا ہے جس کی لاش فرش پر پڑی ہے۔ گھر والے اس کے ارد گرد بیٹھے بین کر رہے ہیں۔ اگرچہ تھیو سانگ غائب تھا مگر وہاں اُسے مُردے کی ٹانگ کاٹنی مشکل نظر آ رہی تھی۔ اُس نے سوچا کہ جب یہ لوگ مُردے کو جلانے کے لیے شمشان گھاٹ لے جائیں گے تو وہاں اُسے ٹانگ کاٹنے کا موقع ضرور مِل جائے گا۔

تھیو سانگ مکان کے باہر ایک طرف بیٹھ گیا۔ جب رات کا وقت ہوا تو لوگ مُردے کو بانس کی کھاٹ پر ڈال کر جلانے کے لیے شمشان کی طرف چل پڑے۔ تھیو سانگ بھی ساتھ ساتھ چل پڑا۔ شمشان گھر بستی کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قریب ہی ایک تالاب کے کنارے واقع تھا۔ یہاں مُردے کو ایک چبوترے پر رکھ دیا گیا اور اس کے اِردگرد لکڑیاں لگائی جانے لگیں۔

جب لوگ مُردے سے گرد لکڑیاں لگا کر ذرا پرے ہٹ کر بیٹھ گئے تو تھیوسانگ آگے بڑھ کر چبوترے پر چڑھ گیا۔ خنجر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ اُس نے آہستہ سے مُردے کی ٹانگ کو پکڑا اور گھٹنے کے نیچے سے اس کی ٹانگ کاٹ کر اپنے کپڑوں میں چھپا لی۔ پھر شمشان سے بکالی کے محل کی طرف تیز تیز چلنے لگا۔ جب وہ مُردے کی ٹانگ لے کر کالے آسیبی محل میں پہنچا تو بکالی کا بھوک اور کمزوری کے مارے بُرا حال ہو رہا تھا۔ وہ محل کے دروازے پر کھڑی تھیوسانگ کا انتظار کر رہی تھی۔ جونہی بکالی نے اُسے دیکھا تو اس کی طرف بڑھی اور بولی۔

"کیا مُردے کی ٹانگ کاٹ کر لے آئے ہو؟"

تھیوسانگ نے لباس کے اندر سے مُردے کی ٹانگ نکال کر بکالی کو دی۔

بکالی نے اسی وقت منتر پڑھ کر تھیوسانگ پر پھونکا۔ وہ پھر سے نظر آنے لگا۔ بکالی جلدی جلدی نیچے اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خاص تہ خانے میں گئی۔ مُردے کی ٹانگ کو کاٹ کر اس میں سے ہڈی الگ کی اور گودا نکال کر چڑیلوں کی طرح مُنہ چلا چلا کر کھانے لگی۔ مُردے کی ہڈی کا گودا کھانے سے اُس کے جسم میں پھر سے طاقت آ گئی۔ وہ بڑی خوش ہوئی اور پلنگ پر لیٹ کر گہری نیند سو گئی۔

ایک ہفتے تک بکالی کو کچھ کھانے کی ضرورت نہ تھی مُردے کی ہڈی کا گودا کھانے سے اُس کے جسم میں ہفتہ بھر کے لیے طاقت آ گئی تھی۔

تھیو سانگ محل ہی میں رہا۔ وہ اپنی مرضی سے کہیں نہیں جا سکتا تھا۔ بکالی نے اسے محل سے باہر جانے کا حکم نہیں دیا تھا اور وہ بکالی کے حکم کا پابند تھا۔

ساتویں روز صبح بکالی کو پھر بھوک لگی اور جسم میں کمزوری محسوس ہونے لگی۔ اُس کا جسم زندہ رہنے کے لیے ایک بار پھر مُردے کی ٹانگ کی ہڈی مانگ رہا تھا۔ بکالی نے خنجر تھیو سانگ کے ہاتھ میں دیا، منتر پڑھ کر اُسے غائب کیا اور کہا۔

"تھیو سانگ جاؤ اور میرے لیے مُردے کی ٹانگ لاؤ۔"

تھیو سانگ تو بکالی کے حکم کا غلام بن چکا تھا۔ اُس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے خنجر جیب میں رکھا اور مُردے کی ٹانگ لینے شہر کی طرف روانہ ہوگیا۔ کچھ آدمی اُسے شمشان کی طرف مُردہ لے جاتے مِل گئے۔ ہقیوسانگ ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ شمشان گھاٹ پہنچنے کے بعد جب لوگوں نے مردے کو چبوترے پر لٹا دیا اور اُسے جلانے کے لیے لکڑیاں اکٹھی کرنے لگے تو موقع پاکر ہقیوسانگ نے مُردے کی ٹانگ کاٹی اور اُسے لے کر محل کی طرف چل پڑا۔

ہقیوسانگ بکالی کے قبضے میں اس کے کالے محل میں رہ رہا تھا۔ ہر ہفتے اُس کے لیے کسی نہ کسی مُردے کی ٹانگ کاٹ کر لے آتا اور تخت پر لیٹ کر سو جاتا۔

اب دوسری طرف کیٹی اور دیوسانگ بھی ہقیوسانگ اور عنبر ناگ ماریا کی تلاش میں بصرے کی بندرگاہ سے بادبانی جہاز میں سوار ہوکر ہندوستان کی طرف روانہ ہوگئیں۔ دونوں جہاز میں سفر کرتیں ایک ہفتے بعد ہندوستان کی بندرگاہ مکران پہنچ گئیں۔ بندرگاہ پر اُترتے ہی کیٹی اور جولی سانگ نے گہرے سانس لیے کیٹی سے کہا۔

"جولی سانگ! اس شہر کی فضاؤں میں عنبر ناگ ماریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

اور تھیو سانگ کی خوشبو نہیں ہے"
کیٹی بھی سانس بھر کر بولی۔
"ہاں جولی سانگ! یہاں سوائے ہم دونوں کی خوشبوؤں کے اور کسی کی خوشبو نہیں ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کے کسی دوسرے شہر میں ہمیں اپنے دوستوں کا سراغ مل جائے۔ ہمیں آگے سفر کرنا ہوگا"
یہاں سے کیٹی اور جولی سانگ ایک قافلے کے ساتھ شامل ہو کر ہندوستان کے جنوب کی طرف روانہ ہو گئیں۔ یونہی سفر کرتے کرتے آخر وہ کوچین کے شہر آگئیں۔ یہ وہ شہر تھا جس کے جنگل والے پرانے مندر سے بکالی تھیو سانگ کو اپنے قبضے میں کر کے کالی کٹ لے گئی تھی۔ کیٹی اور جولی سانگ وہاں ایک سرائے میں اُتر گئیں اور شہر میں گھوم پھر کر اپنے دوستوں کی تلاش شروع کر دی۔ یہاں بھی ان کے دوستوں میں سے کسی کی خوشبو نہیں تھی۔ ایک روز جولی سانگ اور کیٹی پھرتے پھرتے اس جنگل میں آگئیں جہاں تھیو سانگ پرانے مندر میں گیا تھا۔
کیٹی نے اچانک فضا میں گہرا سانس لیا اور کہا۔
"جولی سانگ! مجھے فضا میں تھیو سانگ کی ہلکی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔"

جولی سانگ نے جلدی جلدی لمبے سانس لیے اور کہنے لگی۔

"ہاں کیٹی! تم ٹھیک کہتی ہو۔ مجھے بھی تھیو سانگ کی خوشبو محسوس رہی ہے مگر یہ خوشبو بڑی مدھم ہے۔" کیٹی نے کہا۔

"مگر یہ خوشبو جدھر سے آ رہی ہے اُدھر چلو۔ ہو سکتا ہے ہمیں تھیو سانگ مل جائے۔"

دونوں تھیو سانگ کی مدھم خوشبو کے پیچھے پیچھے چلتیں پرانے مندر کے پاس آ گئیں۔ کیٹی نے لمبا سانس لیا اور بولی۔

"تھیو سانگ کی خوشبو اس کھنڈر سے آ رہی ہے۔ چلو اس کے اندر چلتی ہیں۔"

دونوں سہیلیاں مندر کے پرانے کھنڈر میں داخل ہو گئیں۔ یہاں تھیو سانگ کی خوشبو بہت ہی دھیمی دھیمی آ رہی تھی۔ جولی سانگ نے ڈیوڑھی میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر دوسرے دالان میں آ گئیں۔ یہاں چبوترے پر کالے پتھر کا ایک بت رکھا ہوا تھا۔ کیٹی اور جولی سانگ نے اس بت کو جھک کر دیکھا۔ یہ کیسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آدمی کی بھدّی سی شکل والا بت تھا۔ جولی سانگ کہنے لگی۔

"تھیو سانگ کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی ہے کیٹی۔ صاف لگتا ہے کہ تھیو سانگ اِس جگہ پر کچھ دن پہلے موجود تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ یہاں سے کدھر چلا گیا۔ کیٹی نے مندر سے باہر نکل کر ادھر اُدھر دیکھا۔ جنگل خاموش اور سنسان تھا۔ اس نے ایک طرف منہ کر کے سانس لیا اور بولی۔

"کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ یہاں سے خوشبو کدھر گئی! کیونکہ تھیو سانگ کی خوشبو صرف اسی جگہ پر ہے۔ اس سے آگے فضا میں خوشبو نہیں ہے۔"

جولی سانگ اور کیٹی دونوں وہاں بیٹھ کر سوچنے لگیں کہ اب انہیں کیا کرنا چاہیے۔ آخر کیٹی نے مشورہ دیا کہ ہمیں یہاں سے آگے کسی دوسرے شہر کی طرف چلنا چاہیے ممکن ہے وہاں ہمیں تھیو سانگ کا کچھ پتہ مل جائے۔ چنانچہ اِس تجویز پر عمل کرتے ہوئے دونوں سہیلیاں کو چین کے شہر سے اگلے شہر کی طرف چل پڑیں۔

اِس سے اگلا شہر کالی کٹ ہی تھا جہاں تھیو سانگ بکالی کے قبضے میں کالے محل میں رہ رہا تھا۔ مگر یادداشت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ساتھ تھیوسانگ کے جسم کی خوشبو بھی ختم ہوگئی تھی۔ کیٹی اور جولی سانگ سفر کرتے کرتے آخر ایک روز دوپہر کے بعد کالی کٹ کے شہر میں آگئیں۔ یہاں کی فضا میں بھی تھیوسانگ کی خوشبو نہیں تھی۔ پھر بھی کیٹی کہنے لگی۔

"ہمیں کچھ روز اس شہر میں ٹھہر جانا چاہیے۔ ہوسکتا ہے عنبر، ناگ، ماریا اور تھیوسانگ کا کوئی سُراغ مل جائے۔"

یہ ہفتے کا آخری دن تھا اور اس دن تھیوسانگ کو بکالی کے لیے مُردے کی ٹانگ کاٹنے کے لیے شہر آنا تھا۔ بکالی نے تھیوسانگ کو خنجر دیا، منتر پڑھ کر پھونکا، اُسے غائب کیا اور کہا۔

"جاؤ شہر جا کر میرے لیے کسی مُردے کی ٹانگ کاٹ کر لے آؤ!"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میں ابھی لاتا ہوں بکالی!"

یہ کہہ کر تھیوسانگ غیبی حالت میں کالے آسیبی محل سے شہر کی طرف چل دیا۔ جس وقت تھیوسانگ شہر پہنچا اِس وقت کیٹی اور جولی سانگ بھی اُس کی تلاش میں شہر کے بازاروں میں گھوم رہی تھیں۔ ایک بازار سے تھیوسانگ، کیٹی اور جولی سانگ کے بالکل قریب سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گزر گیا۔ مگر نہ اُس نے کیٹی اور جولی سانگ کو پہچانا اور نہ ہی کیٹی اور جولی سانگ ہی تھیو سانگ کو دیکھ سکیں۔ کیونکہ تھیو سانگ غیبی حالت میں تھا اور پھر اُس کے جسم سے خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔

تھیو سانگ نے کیٹی اور جولی سانگ کو دیکھا۔ مگر اُس کی تو یادداشت گم ہو چکی تھی۔ وہ دونوں کو نہ پہچان سکا۔

تھیو سانگ کسی مُردے کی تلاش میں تھا۔ کیٹی اور جولی سانگ شہر کے بازاروں میں گھوم پھر کر آخر شہر سے باہر ایک جگہ بیٹھ گئیں۔ وہاں ایک چبوترے پر کچھ لوگ لکڑیاں رکھ رہے تھے۔ جولی سانگ نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

"لگتا ہے کسی مُردے کو یہاں جلایا جائے گا۔"

کیٹی نے کہا۔

"ہاں! یہ بُت پرست لوگ ہیں اور اپنے مُردوں کو دفن نہیں کرتے بلکہ آگ میں جلاتے ہیں۔"

اتنے میں وہاں کچھ لوگ مُردے کی چارپائی اُٹھائے وہاں آ گئے۔ تھیو سانگ بھی جنازے کے ساتھ تھا مگر اُسے نہ تو کیٹی اور نہ ہی جولی سانگ ہی دیکھ سکتی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

کیٹی اور جولی سانگ وہیں بیٹھی مُردے کو لاتے دیکھتی رہیں لوگوں نے مُردے کو چبوترے پر رکھ دیا اور ذرا پرے بیٹھ کر اشلوک گانے لگے۔ ہنیو سانگ جلدی سے چبوترے پر مُردے کے پاس آگیا۔ اُس نے مُردے کی چادر ہٹا کر اس کی ٹانگ خنجر سے کاٹی اور اسے کپڑوں میں چھپا کر چبوترے سے اُترا اور کالے محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ کیٹی اور جولی سانگ کے قریب سے گزرا مگر انہیں نہ پہچان سکا۔

اتنے میں وہاں شور مچ گیا کہ کوئی مُردے کی ٹانگ کاٹ کر لے گیا ہے۔ لوگ چبوترے کی طرف دوڑے۔ مُردے کے رشتہ دار بھی وہاں موجود تھے۔ اُنھوں نے دیکھا کہ مردے کی ایک ٹانگ کٹی ہوئی ہے۔ کیٹی اور جولی سانگ بھی وہاں آگئیں۔ اُنھوں نے بھی مُردے کی ٹانگ کو دیکھا جو گھٹنے تک کٹی ہوئی تھی۔ ایک پُجاری نے کہا۔

"یہ پاپ ہوا ہے! مُردے کی ٹانگ تازہ کٹی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کام ہم میں سے کسی نے ابھی ابھی کیا ہے۔ ہم سب کی تلاشی لی جائے گی۔"

سب لوگوں کی تلاشی لی گئی مگر مُردے کی ٹانگ نہ مِل سکی۔ آخر پُجاری نے کہا۔

"اگر مُردے کی ٹانگ واپس نہ آئی تو مُردے کی رُوح

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

بے چین رہے گی۔ وہ بھٹکتی پھرے گی۔ اُس کی ٹانگ تلاش کر کے واپس لانی ضروری ہے۔"

مُردے کے رشتہ داروں نے کہا۔

"ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ اس کی ٹانگ کون لے گیا ہے؟ مُردہ خود بول کر نہیں بتا سکتا کہ میری ٹانگ فلاں آدمی کاٹ کر لے گیا ہے۔"

یہ سُن کر کیٹی نے کہا۔

"جولی سانگ! میں مُردے سے پُوچھوں کہ اُس کی ٹانگ کون لے گیا ہے؟"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"ہاں کیٹی! ضرور پُوچھو۔ کم از کم بے چارے مُردے کی رُوح بھٹکنے پھرنے سے تو بچ جائے گی۔ مُردہ تمہیں بھی بتا دے گا کہ اس کی ٹانگ کون لے گیا ہے۔ تم ان لوگوں کو بتا دینا۔ یہ لوگ خود ٹانگ کاٹنے والے کو پکڑ لیں گے اور ٹانگ واپس لے آئیں گے۔"

کیٹی نے کہا۔

"تو آؤ مُردے کے رشتہ داروں سے بات کرتے ہیں۔"

دونوں سہیلیاں مُردے کے رشتہ داروں کے پاس آ گئیں۔ بے چارے رشتہ دار پریشان تھے کہ کیا کریں اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

اپنے مردے کی ٹانگ کہاں سے واپس لائیں۔

کیٹی نے ایک بزرگ رشتہ دار سے کہا۔

"اگر آپ لوگ مجھے اجازت دیں تو میں مُردے سے پُوچھ سکتی ہوں کہ کون اِس کی ٹانگ کاٹ کر لے گیا ہے۔"

سب لوگ کیٹی کی طرف حیرانی سے تکنے لگے۔ پھر لوگ ہنس پڑے اور ایک بولا۔

"بھلا کوئی شخص مُردے سے بھی بات کر سکتا ہے۔"

بزرگ رشتہ دار نے کیٹی سے پُوچھا۔

"بیٹی! تم مُردے سے کیسے بات کرو گی؟ مُردہ تو کبھی نہیں بولا کرتا۔"

کیٹی نے کہا۔

"مجھے ایک ایسا منتر آتا ہے کہ جس کی مدد سے مُردہ میرے سوال کا جواب دیتا ہے اور مجھ سے بات کرنے لگتا ہے۔"

کسی کو کیٹی کی بات کا یقین نہیں آرہا تھا۔ مُردے کے بزرگ رشتے دار نے کہا۔

"اچھا بیٹی! اگر تم مُردے سے بات کر سکتی ہو تو اس سے بات کر کے پُوچھو کہ اس کی ٹانگ کون کاٹ کر لے گیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سب لوگ کیٹی کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے سب یہی سمجھ رہے تھے کہ یہ لڑکی مذاق کر رہی ہے۔ کیٹی مُردے کے سرہانے بیٹھ گئی۔ اُس نے اپنا ہاتھ مردے کے سر پر رکھ دیا اور جُھک کر آہستہ سے مُردوں کی زبان میں پوچھا۔

"اے مُردے! کیا بتا سکتے ہو کہ تمہاری ٹانگ کون کاٹ کر لے گیا ہے؟"

مُردے کے ہونٹ کُھل گئے۔ اُس نے آہستہ سے مُردوں کی آواز میں کہا۔

"ایک اُونچا لمبا آدمی خنجر سے میری ٹانگ کاٹ کر لے گیا ہے۔ وہ شخص کسی زندہ اِنسان کو نظر نہیں آسکتا۔ اُسے صرف مُردہ لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں"

کیٹی نے آہستہ سے پُوچھا۔

"وہ کس طرف گیا تھا؟"

مُردے نے کہا۔

"وہ سامنے پہاڑی والے محل کی طرف گیا تھا"

کیٹی نے مُردے کے سر پر دوبارہ ہاتھ رکھا تو مُردے نے آنکھیں بند کر لیں اور وہ پھر لاش میں تبدیل ہو گیا۔

کیٹی نے مُردے کے بزرگ رشتہ دار سے کہا۔

مُردے نے مجھے بتایا ہے کہ ایک آدمی اس کی ٹانگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

کاٹ کر پرانے محل کی طرف بھاگ گیا ہے۔"

یہ بات دوسرے لوگوں نے بھی سُنی تو سب کانوں کو ہاتھ لگانے لگے۔ ایک نے بلند آواز سے کہا۔

"کالے محل کا آسیب آکر ٹانگ لے گیا ہے۔ اُدھر کون جا سکتا ہے!"

کالے پرانے محل کی طرف بھلا کون جاتا۔ چنانچہ مُردے کو بغیر ٹانگ کے ہی آگ لگا دی گئی۔ ہر کوئی قلعے کے آسیب سے خوف زدہ تھا۔ جولی سانگ کچھ سوچ رہی تھی۔ کیٹی نے پوچھا۔

"تم کیا سوچ رہی ہو جولی!"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"مُردے نے کہا تھا کہ ایک اُونچا لمبا آدمی اُس کی ٹانگ کاٹ کر لے گیا ہے۔ مُردہ جھوٹ نہیں بولتا۔"

کیٹی نے کہا۔

"تو پھر اس میں سوچنے کی کون سی بات ہے؟"

جولی سانگ بولی۔

"میں یہ سوچ رہی ہوں کہ ٹانگ کاٹنے والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ ہمیں محل کی طرف چل کر پتہ چلانا چاہیے کہ یہ پُراسرار نظر نہ آنے والا اونچا لمبا آدمی کون تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہت ممکن ہے اس طرح ہمیں عنبر ناگ ماریا کا کوئی سُراغ مِل جائے۔"

کیٹی نے لمبا سانس بھرا اور کہنے لگی۔

"ٹھیک ہے! ہم تو اپنے دوستوں کی تلاش میں ہیں۔ چلو، پُرانے محل کی طرف چل کر ہی دیکھ لیتے ہیں۔"

دونوں سمندر کے کنارے کنارے اس پہاڑی کی طرف چل پڑیں جس کے اُوپر کالا پُرانا محل تھا اور جس کے اندر تہ خانے میں تھیو سانگ کو بکالی نے تخت پر سُلا دیا تھا۔ اور خود مُردے کی کٹی ہوئی ٹانگ کا گُودا کھا رہی تھی۔ چلتے چلتے کیٹی نے مایُوسی کے لہجے میں کہا۔

"مجھے تھیو سانگ اور عنبر ناگ ماریا کے ملنے کی اُمید تو نہیں ہے لیکن تمہارے کہنے پر وہاں چلے چلتے ہیں۔ اِتنا ضرور ہے کہ کہیں ہم کسی اور مشکل میں نہ پھنس جائیں۔"

جولی سانگ مُسکرانے لگی۔

"ہماری ساری زندگی خطروں اور مشکلوں کا مقابلہ کرتے گزر گئی ہے۔ اِن خطروں میں کُود کر ہی تو ہم نے ہمیشہ کامیابی حاصل کی ہے۔"

کیٹی بھی اب مسکراتے ہوئے بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

"یہ تو تم نے بالکل ٹھیک کہا۔"

اِس وقت رات کے اندھیرے کی ہلکی ہلکی سیاہی چاروں طرف پھیل رہی تھی۔ پُرانے محل والی پہاڑی پر بھی کالی کالی دُھند سی چھا رہی تھی۔ پہاڑی پر چڑھنے سے پہلے جولی سانگ اور کیٹی نے گہرے سانس لیے اُنہیں اب بھی عنبر ناگ ماریا میں سے کسی کی بھی خوشبو محسوس نہ ہوئی۔ کیٹی کہنے لگی۔

"اُوپر سے کسی زیست کی خوشبو نہیں آرہی ہے ہاں تمہارے وہم کو دُور کرنے کے لیے اُوپر چلی چلتی ہوں۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"وہاں کوئی نہیں ہوگا۔ تو ٹھیک ہے ہم وہاں رات گزار لیں گی۔ رات گزارنے کے لیے یہ بڑی اچھی جگہ لگتی ہے۔"

پُرانے قلعے کو جو پہاڑی چھوٹا سا راستہ جاتا تھا، وہ ویران تھا اور چونکہ ایک مدت سے اِدھر کوئی نہیں آیا تھا اِس لیے سارے کچے راستے پر گھاس اُگ آئی تھی۔ یہ گھاس کافی اُونچی ہو چکی تھی۔ سیاہ کالے محل تک پہنچتے پہنچتے رات کا اندھیرا پوری طرح چھا گیا۔ کیٹی نے دیکھا کہ محل کا دروازہ شکستہ ہو کر ٹوٹ گیا ہے اور اُس کے اندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پتھر پڑے ہیں۔

دونوں اس کے اندر آ گئیں۔ بائیں طرف ایک برآمدہ تھا۔ وہ برآمدے میں سے ہوتی ہوئیں ایک کھلے کمرے میں آئیں جہاں گھُپ اندھیرا اور دہشت ناک خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

وہ گرد آلود فرش پر چلتیں کمرے کی بارہ دری میں آ گئیں۔ یہاں سے دُور تک سمندر نظر آتا تھا۔ تہ خانے کے نیچے مُردے کی ہڈی کا گُودا کھانے کے بعد بکالی پلنگ پر آرام کرنے لیٹی ہی تھی کہ اچانک اُسے اُوپر کسی کے قدموں کی چاپ سُنائی دی۔ بکالی غور سے چھت کی طرف دیکھنے لگی۔ اوپر محل کے ویران کمرے کے فرش پر دو انسان چل رہے تھے۔

بکالی بڑی حیران ہوئی کہ اِس محل کی طرف تو کبھی کوئی اِنسان نہیں آیا۔ پھر یہ لوگ کہاں سے آ گئے ہیں۔ وہ اُٹھی اور تہ خانے کی تنگ و تاریک سیڑھیاں چڑھتی اوپر والے کمرے میں آ گئی۔ جولی سانگ اور کیٹی کی طرح یہ آسیبی روح بکالی بھی اندھیرے میں دیکھ سکتی تھی۔ بکالی نے دو عورتوں کو بارہ دری میں کھڑے سمندر کی طرف مُنہ کیے باتیں کرتے دیکھا تو جلدی سے پیچھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

ہٹ گئی۔

پیچھے ہٹتے ہی اس نے ایک خُفیہ منتر پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک ماری اور وہ غائب ہوگئی۔ اب وہ کسی کو نظر نہیں آسکتی تھی۔ وہ غائب ہونے کے بعد چلتی ہوئی کیٹی اور جولی سانگ کے پاس آکر کھڑی ہوگئی اور اُن کی باتیں سُننے لگی۔ کیٹی کہہ رہی تھی۔

"جولی! میرا خیال ہے کہ ہمیں رات یہیں اسی جگہ بسر کرنی چاہیے۔ یہاں بڑی خوش گوار ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔" جولی سانگ نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ یہاں تو ہمیں کچھ بھی نہیں ملا۔ آج رات یہیں رہ لیتی ہیں۔ صبح ہوگی تو اُٹھ کر شہر چلی جائیں گی۔ چلو کسی دوسرے کمرے میں سونے کے لیے اچھی سی جگہ ڈھونڈتی ہیں۔"

بکالی سمجھ گئی کہ یہ دونوں پردیسی مسافر عورتیں ہیں اور کالی کٹ کی سیر و تفریح کو آئی ہیں اور پُرانے محل کو تاریخی عمارت سمجھ کر اس کی سیر کر رہی ہیں اور اب رات اسی جگہ بسر کرنا چاہتی ہیں۔

بکالی نے سوچا کہ اگر وہ محل میں رات بسر کر لیتی ہیں تو اِس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اچانک اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹھیوسانگ کا خیال آگیا جو نیچے اپنے تہ خانے میں سو رہا تھا۔ وہ نظر آسکتا تھا۔ بکالی جلدی سے ٹھیوسانگ کے تہ خانے میں آئی۔ اُس نے منتر پڑھ کر ٹھیوسانگ پر پھونک ماری اور وہ غائب ہوگیا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ دونوں سیاح عورتیں ٹھیوسانگ کو دیکھ لیں۔

بکالی وہاں سے اپنے تہ خانے میں آگئی اور پلنگ پر لیٹ گئی۔ دوسری طرف جولی سانگ اور کیٹی محل کے کمروں میں چل پھر کر سونے کے لیے کوئی جگہ تلاش کر رہی تھیں۔ محل کے جس کمرے میں قالین بچھے تھے اور تخت لگا تھا اس کا بڑا دروازہ بکالی نے بند کر رکھا تھا۔ جولی سانگ نے دروازے کو تھوڑا سا اندر دھکیلتے ہوئے کیٹی سے کہا۔

"یہ دروازہ اندر سے بند کیوں ہے کیٹی؟"

کیٹی نے بھی دروازے کو ذرا سا دھکیلا۔ پھر کہنے لگی۔

"دروازہ اندر سے بند ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے اندر ضرور کوئی ہے جس نے دروازہ بند کر رکھا ہے۔"

جولی سانگ بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

"مگر یہ محل تو ویران ہے۔ یہاں کون ہے جس نے اندر سے دروازہ بند کر لیا ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

"یہی تو سوچنے کی بات ہے"

جولی سانگ بولی۔

"اب یاد آیا کیٹی! مُردے نے کہا تھا کہ ایک اُونچا لمبا آدمی اس کی ٹانگ کاٹ کر پُرانے محل کی طرف گیا تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ وہ مُردے کی ٹانگ کاٹنے والا آدمی اِس کمرے میں چُھپا ہوا ہو؟"

کیٹی نے جلدی سے جولی سانگ کے مُنہ پر ہاتھ رکھ کر اُسے چُپ کرا دیا۔ اور سرگوشی میں کہنے لگی۔

"شی! آہستہ بولو! یہ تو میں بھی بھول گئی تھی کہ یہاں مُردے کی ٹانگ کاٹنے والا بھی ہے۔ ضرور اُس نے دروازہ اندر سے بند کیا ہے۔ میرے ساتھ دوسری طرف آؤ۔"

اور وہ دونوں یعنی جولی سانگ اور کیٹی محل کے کمرے سے نکل کر برآمدے میں آ کر اندھیرے میں ایک طرف بیٹھ گئیں۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhman

سانپ نے پھن اُٹھالیا

جولی سانگ نے کہا۔
"کمرے کے اندر جو مُردے کی ٹانگ کاٹنے والا ہے وہ ایک بدکردار آدمی ہے جو لوگوں کے مُردوں کی بے حُرمتی کرتا ہے۔ ہمیں اُسے ضرور سزا دینی چاہیے۔ بلکہ اُسے پکڑ کر قانون کے حوالے کر دینا چاہیے۔"
کیٹی بولی۔
"یہ تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ کیونکہ اگر ہم نے اسے کھُلا چھوڑ دیا تو آج یہ مُردہ لوگوں کی ٹانگیں کاٹتا ہے تو کل یہ زندہ لوگوں کو مارنا شروع کر دے گا۔ میں دروازہ کھولتی ہوں۔ میرے ساتھ آؤ۔"
کیٹی محل کے بند دروازے کے پاس آ گئی۔ جولی سانگ اس کے ساتھ تھی۔ کیٹی اور جولی سانگ دونوں خلائی مخلوق تھیں اور ان میں اِتنی طاقت تھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

کہ وہ بڑے سے بڑے پتھر کو اُٹھا سکتی تھیں۔ دروازہ کھولنا ان کے لیے کوئی مشکل کام نہ تھا۔ کیٹی نے زور لگایا تو دروازے کی کُنڈی اندر سے تڑاخ کی آواز کے ساتھ ٹوٹ گئی اور دروازہ کُھل گیا۔ یہ آواز نیچے تہ خانے میں بگالی نے سُنی تو ایک دم سے اُٹھ بیٹھی اور زینہ چڑھ کر اُوپر والے کمرے میں آ گئی۔

کیا دیکھتی ہے کہ وہی دو لڑکیاں کمرے میں کھڑی اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہیں۔ بگالی اُن کو نظر نہیں آ رہی تھی مگر بگالی انہیں دیکھ رہی تھی۔ جولی نے زمین پر بچھے ہوئے قالین اور تخت کو دیکھ کر کہا۔

"یہاں تو قالین بچھے ہیں۔ تخت بھی لگا ہے۔ لگتا ہے کہ یہاں کوئی رہتا ہے۔"

کیٹی نے بھی آس پاس نگاہ ڈالی اور بولی۔

"مگر وہ مُردے کی ٹانگ کاٹنے والا کہاں ہے؟"

یہ سُن کر بگالی چونکی۔ تو کیا ان دونوں لڑکیوں کو پتہ گیا ہے کہ تھیوسانگ مُردے کی ٹانگ کاٹ کر اس محل کی طرف آیا تھا! یہ بڑی خطرناک بات تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ بگالی کا راز فاش ہو سکتا تھا اور لوگ اپنے مُردوں پر پہرہ لگا سکتے تھے اور بگالی کو مجبوراً

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ محل چھوڑ کر کسی دوسرے شہر جانا پڑتا۔ بکالی نہیں چاہتی تھی کہ وہ اپنا محل چھوڑ کر کسی دوسرے شہر جائے۔ اُس نے اِن دونوں لڑکیوں کو وہیں ہمیشہ کے لیے قید کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی جولی سانگ اور کیٹی کے پاس آئی اور منتر پڑھ کر اُن پر پھونک ماری۔

پھونک کا مارنا تھا کہ کیٹی اور جولی سانگ ایک دم سے ننھی ننھی سی بن کر فرش پر گر پڑیں۔ بکالی نے جلدی سے اِن دونوں کو ہاتھوں کی مُٹھی میں بند کیا اور تہ خانے کی سیڑھیاں اُتر کر نیچے کالے تہ خانے میں آ گئی۔ یہاں اندھیرے میں چھت کے ساتھ باریک جالی والا چھینکا لٹک رہا تھا۔ یہ چھینکا چاروں طرف سے بند تھا۔ بکالی نے چھینکے کا ڈھکن اٹھا کر جولی اور کیٹی کو اس کے اندر ڈالا اور اُسے بند کر کے اس کے ڈھکنے پر تالا لگا دیا۔

جولی سانگ اور کیٹی بالکل چھوٹی چھوٹی انگلیوں جتنی ہو گئی تھیں اور اُن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان پر کس نے یہ جادو کر دیا ہے۔ اتنا اِن دونوں کو پتہ چل گیا تھا کہ کسی نے اپنی مٹھی میں انہیں بند کر کے اٹھایا تھا اور اِس پنجرے نما چھینکے میں قید کر دیا ہے۔

جولی سانگ اپنی ننھی سی سہیلی کیٹی کو اور کیٹی انگلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

چینے سائز کی جولی کو دیکھ رہی تھی۔ کیٹی نے اپنی باریک آواز میں کہا۔

"جولی سانگ! آخر ہم مشکل میں پھنس گئی ہیں۔ ہمیں اس منحوس محل میں نہیں آنا چاہیے تھا۔"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"کیٹی بہن! یہ تو ہمارے ساتھ ہونا ہی آیا ہے۔ ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے۔ کیا خبر اس مشکل کے اندر ہمارے لیے کوئی آسانی بن جائے اور ہماری ملاقات عنبر، ناگ ماریا اور تھیوسانگ سے ہو جائے۔"

کیٹی نے ٹھنڈا سانس بھر کر اپنی باریک آواز میں کہا۔

"لیکن ابھی تو ہم مینڈک جتنی ہو گئی ہیں۔ ہائے! یہ کیا ہو گیا ہمارے ساتھ! کبھی تھیوسانگ لوگوں کو انگلی لگا کر اتنا چھوٹا بنا دیا کرتا تھا۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"ہمت نہ ہارو کیٹی! ہمیں یہاں سے فرار ہونے کی کوئی ترکیب سوچنی چاہیے۔"

کیٹی نے پنجرے کی باریک جالی پر انگلی رکھ کر کہا۔

"یہ اتنی باریک جالی ہے کہ اس کے اندر سے صرف ہوا ہی گزر سکتی ہے۔ ہم نہیں گزر سکتیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
Scanned by Makhmoor

جولی سانگ بولی۔

"مگر جس نے ہم پر جادو کیا ہے وہ کون ہے؟ وہ ہمیں نظر نہیں آ رہا تھا۔"

گیٹی نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ مردے کی ٹانگ کاٹنے والا ہی ہو سکتا ہے۔ مُردے نے بھی تو کہا تھا کہ ایک اُونچا لمبا آدمی جو کسی کو نظر نہیں آتا تھا میری ٹانگ کاٹ کر لے گیا ہے۔ یہ وہی ٹانگ چور ہے۔"

جولی سانگ بولی۔

"لیکن اس نے ہمیں یہاں کس لیے قید کر دیا ہے؟"

گیٹی کہنے لگی۔

"ہو سکتا ہے وہ ہماری بھی ٹانگ کاٹنا چاہتا ہو۔"

جولی سانگ مُسکرائی۔

"اگر وہ ہماری ٹانگ کاٹنا چاہتا ہے تو اس نے ہمیں اتنا چھوٹا کس لیے کیا ہے۔ ضرور اس میں کوئی گہرا راز ہے۔"

ساتھ والے تہ خانے میں تھیو سانگ گہری نیند سو رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو بکالی نے منتر پڑھ کر تھیو سانگ کو جگایا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بھیوسانگ! میں دریا پر نہانے جا رہی ہوں۔ تم محل میں ہی رہنا۔ اور ہاں، رات دو چور عورتیں ہمارے محل میں گھس آئی تھیں۔ میں نے انہیں پنجرے میں بند کر کے تہہ خانے میں بند کر دیا ہے۔ اُن کا خیال رکھنا کہیں بھاگ نہ جائیں۔"

بھیوسانگ بولا۔

"کیوں نہ تم اُن کی بھی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ انہیں ہمارے محل کا پتہ چل گیا ہے۔"

بکالی نے مسکرا کر کہا۔

"ابھی نہیں۔ میں اِن عورتوں کی ٹانگیں اس وقت کاٹوں گی جب شہر میں کوئی مُردہ تمہیں نہیں ملے گا۔ میں نے انہیں اسی لیے قید کر کے رکھ لیا ہے تاکہ وقت پڑنے پر اُن کو استعمال کر سکوں۔"

یہ کہہ کر بکالی کالے محل کے پیچھے تالاب پر نہانے چلی گئی۔ بھیوسانگ کو شوق پیدا ہوا کہ قیدی عورتوں کو دیکھا جائے۔ وہ اپنے تہہ خانے سے نکل کر اس قید خانے میں آگیا جہاں چھت کے ساتھ لٹکتے ہوئے پنجرے میں کیٹی اور جولی سانگ چھوٹے سائز کی ہو کر قید تھیں۔ کیٹی اور جولی نے مشعل کی روشنی میں بھیوسانگ کو آتے دیکھا تو خوشی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے اُچھل پڑیں۔ جولی سانگ نے اپنی باریک آواز میں چلّا کر کہا۔

"تھیو سانگ بھائی! ہمیں یہاں سے نکالو۔ یہاں کسی پُراسرار بھُوت نے ہمیں چھوٹا کر کے اِس پنجرے میں بند کر دیا ہے۔"

کیپٹی نے بھی خوش ہو کر کہا۔

"تھیو سانگ! خدا کا شکر ہے کہ تم آ گئے۔ ہمیں یہاں سے نکال کر پھر سے بڑا کر دو۔"

تھیو سانگ غور سے اِن دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ کیپٹی اور جولی سانگ بڑی حیران تھیں کہ تھیو سانگ انہیں دیکھ کر ذرا بھی خوش نہیں ہوا بلکہ اُلٹا انہیں غصے سے گھُور رہا ہے۔ جولی سانگ نے کہا۔

"تھیو سانگ بھائی! کیا بات ہے! تم ہمیں اِس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟"

انہیں کیا معلوم تھا کہ تھیو سانگ تو اپنی یادداشت بھُول چکا ہے اور اُسے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون ہے اور کیپٹی اور جولی سانگ کون ہیں۔

تھیو سانگ آگے بڑھ کر پنجرے کے پاس آ کر بولا۔

"تمہیں اِس محل میں گھُسنے کا بہت جلد مزا چکھایا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

جائے گا۔ میں خود تمہاری ٹانگیں کاٹوں گا۔"

یہ سن کر جولی سانگ اور کیٹی کے منہ مارے تعجب کے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ تھیو سانگ نے جو کچھ کہا تھا اس کا انہیں یقین نہیں آ رہا تھا۔ جولی سانگ نے کہا۔

"تھیو سانگ! تمہیں کیا ہو گیا ہے! تم ہمیں پہچانتے کیوں نہیں؟ میں تمہاری بہن جولی سانگ ہوں اور یہ کیٹی ہے۔ ہم تمہاری تلاش میں اس محل میں آئی تھیں کہ ایک پُراسرار بھوت نے ہمیں چھوٹا کر کے یہاں قید کر دیا ہے۔"

تھیو سانگ نے ڈانٹ کر کہا۔

"بکواس بند کر دو! جسے تم پُراسرار بھوت کہہ رہی ہو وہ میری بیوی بکالی ہے اور میں اس کا غلام تھیو سانگ ہوں۔ اب تم یہاں سے کبھی زندہ باہر نہیں جا سکو گی۔"

جولی سانگ اور کیٹی نے ایک بار پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ کیٹی نے اپنا چھوٹا سا سر ہلا کر کہا۔

"جولی سانگ! تھیو سانگ پر اس عورت نے جس کا یہ نام لے رہا ہے، جادو کر دیا ہے اور اس کی یادداشت بھلا دی ہے۔ اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ ہمیں نہیں پہچان سکے گا۔"

جولی سانگ نے تھیو سانگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تھیو سانگ! اِس جادُوگرنی عورت بکالی نے تم پر جادُو کیا ہوا ہے۔تم تھیو سانگ ہو۔ ہمارے بھائی اور ساتھی۔یاد کرو! خدا کے لیے یاد کرو! تم ہمارے ساتھی ہو۔"

تھیوسانگ نے غصے سے کیٹی اور جولی سانگ کی طرف دیکھا اور کڑک کر بولا۔

"بکالی کے خلاف اَب تم نے ایک لفظ بھی بولا تو میں خنجر نکال کر ابھی تم دونوں کی ٹانگیں کاٹ کر رکھ دُوں گا۔"

یہ کہا اور تھیو سانگ غصے سے انہیں دیکھتا ہوا باہر نکل گیا۔ اُس کے جانے کے بعد کیٹی نے گہرا سانس بھرا اور بولی۔

"جولی سانگ! اب ہماری یہاں سے باہر نکلنے کی کوئی اُمید نہیں ہے۔تھیو سانگ ہمیں یہاں سے نجات دلا سکتا تھا مگر وہ خود اِس جادوگرنی بکالی کے قبضے میں ہے۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"اَب معلوم ہوا کہ یہ تھیو سانگ ہی ہے جو بکالی کے حکم پر اس کے طلسم کے اثر میں آکر مُردوں کی ٹانگیں کاٹتا ہے۔اس نے خود کہا ہے کہ وہ ہماری ٹانگیں کاٹ دے گا۔"

کیٹی کچھ پریشان ہو کر کہنے لگی۔

"ہماری ٹانگیں تو نہیں کٹ سکتیں مگر مجھے تھیو سانگ کی فکر ہے۔ اس کا طلسم کیسے اترے گا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

جُولی سانگ نے کہا۔

"سب سے پہلے تو بکالی نے جو طلسم ہم پر کیا ہے اُسے دور کرنا ہے۔ اس کے بعد اس پنجرے سے نجات حاصل کرنی ہے اور پھر کسی طرح تھیو سانگ کو بکالی کے جادُو سے نکالنا ہوگا۔"

کیٹی نے کہا۔

"لیکن ہم تو پنجرے میں قید ہیں۔ ہم کیا کر سکتی ہیں!"

جولی سانگ بولی۔

"خدا کوئی نہ کوئی سبب ضرور پیدا کر دے گا۔ اِس کی رحمت سے ہمیں کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ تھوڑا اِنتظار کرو!"

کیٹی کہنے لگی۔

"ایسا نہ ہو کہ ہم انتظار کرتی رہ جائیں اور وقت گزر جائے۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"میرا دل کہتا ہے کہ ہم بہت جلد یہاں سے نکل جائیں گی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اِس جادوگرنی بکالی نے تھیو سانگ پر کس لیے طلسم کیا ہے۔ اُس نے تھیو سانگ سے شادی کس مطلب کے لیے کی ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ راز تو تھیو سانگ کی یادداشت واپس آنے کے بعد ہی کھل سکتا ہے۔"

کیٹی اور جولی سانگ دیر تک باتیں کرتی رہیں۔ انھوں نے باری باری زور لگا کر پنجرے کو توڑنا چاہا مگر چھوٹی ہو جانے کی وجہ سے اُن کی طاقت بھی بہت کم ہو گئی تھی۔ وہ بے بس اور مایوس ہو کر پنجرے میں بیٹھ گئیں۔

اِس حالت میں ایک ہفتہ گزر گیا۔ تھیو سانگ اِس دوران اُن کے پاس آ کر انہیں دیکھ جاتا تھا۔ آخر وہ دن بھی آ گیا جب تھیو سانگ بکالی کے کہنے پر مُردے کی ٹانگ کاٹنے کے لیے شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ اِس روز شہر میں بارش ہو رہی تھی۔ اِتفاق سے اِس روز شہر میں کوئی آدمی نہیں مرا تھا۔ تھیو سانگ نے پھر بھی شہر میں کسی تازہ مُردے کی تلاش جاری رکھی۔

دوسری طرف تیز بارش کی وجہ سے پُرانے محل کی پہاڑی کے ایک غار میں زمین کے نیچے سے ایک نسواری سانپ نکل کر باہر آ گیا کیونکہ زمین کے اندر اس کے بل میں بارش کا پانی چلا گیا تھا۔ جونہی نسواری سانپ زمین سے باہر آیا، اُسے ناگ دیوتا کی بہت ہی ہلکی ہلکی خوشبو محسوس ہوئی۔ یہ وہ خوشبو تھی جو کیٹی اور جولی سانگ کے جسموں سے بہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Mukhtaar

ہی دھیمی دھیمی لہروں کی شکل میں نکل رہی تھی۔ چونکہ یہ ناگ دیوتا کی خوشبو تھی، اس لیے نسواری سانپ اسے سلام کرنے کے لیے خوشبو کے پیچھے رینگنے لگا۔

نسواری سانپ رینگتا ہوا پرانے محل کے اندر آگیا۔ اس وقت بکالی کو سخت بھوک لگی تھی اور وہ اپنے کمرے کی چار دیواری میں کھڑی تھیو سانگ کے واپس آنے کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ کسی مُردے کی ٹانگ کاٹ کر لائے اور بکالی اس کی ہڈی کے گودے کو کھا کر اپنی بھوک مٹائے۔

نسواری سانپ کمرے کے باہر والی راہداری سے ہوتا ہوا نیچے تہ خانے کی سیڑھیاں اترنے لگا کیونکہ ناگ دیوتا کی ہلکی خوشبو اس تہ خانے سے آرہی تھی۔ نسواری سانپ تہ خانے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ چھت سے ایک پنجرہ لٹک رہا ہے اور اس میں دو ننھی ننھی انگلی کے برابر سائز کی عورتیں قید ہیں۔ نسواری سانپ کو ناگ دیوتا کی خوشبو ان عورتوں یعنی کیٹی اور جولی سانگ کے بدن سے ہی آرہی تھی۔ نسواری سانپ پنجرے کے نیچے آکر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ اب جولی سانگ اور کیٹی نے بھی سانپ کو دیکھ لیا تھا۔ جولی سانگ کہنے لگی۔

"یہ سانپ کہیں ناگ تو نہیں ہے!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

کیٹی بولی۔

"اگر ناگ ہوتا تو ہمیں اس کی خوشبو ضرور آتی۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ٹفیو سانگ کی طرح اس پر بھی کسی نے جادو کر دیا ہو اور اس کے جسم سے خوشبو کی لہریں نکلنا بند ہو گئی ہوں۔"

ابھی وہ باتیں کر رہی تھیں کہ نسواری سانپ نے اپنا پھن پھیلایا اور فرش پر سے اوپر اُٹھنے لگا۔ پھر اس کا پھن چھت سے لٹکتے ہوئے پنجرے کے بالکل قریب آ گیا۔ جولی سانگ اور کیٹی نے دیکھا کہ نسواری سانپ کا پھن پنجرے کے باہر لہرا رہا ہے۔

جولی سانگ نے کیٹی سے کہا۔

"کیٹی! تم سانپوں کی زبان اچھی طرح سے بول لیتی ہو۔ اس سے پوچھو کہ یہ ناگ ہے!"

کیٹی نے سانپ کی زبان میں نسواری سانپ سے پوچھا۔

"کیا تم ناگ ہو؟"

نسواری سانپ نے ادب سے سر جھکا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ چونکہ یہ لڑکی سانپوں کی زبان میں بات کر رہی ہے اِس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یے یقینی طور پر یہ ناگ دیوتا کی بہن ہو گی کیونکہ ناگ دیوتا کی خوشبو بھی اس کے جسم سے آ رہی تھی۔ نسواری سانپ نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں ناگ نہیں بلکہ ناگ دیوتا کا معمولی خادم ہوں۔ میں تو ناگ دیوتا کی خوشبو پا کر اسے سلام کرنے یہاں آیا تھا۔ ناگ دیوتا کہاں ہیں؟"

کیٹی نے کہا۔

"ہم دونوں ناگ دیوتا کی بہنیں ہیں۔ ہمیں خود ناگ دیوتا کی تلاش ہے۔ لیکن سب سے پہلے ہمیں یہاں سے نکالو!"

نسواری سانپ نے پوچھا۔

"تمہیں یہاں کس نے چھوٹا بنا کر قید کیا ہے؟"

کیٹی بولی۔

"یہاں ایک جادوگرنی بکالی رہتی ہے۔ اُس نے ہمارے بھائی تھیوسانگ پر بھی جادو کر رکھا ہے۔ وہ ہمیں نہیں پہچانتا۔ جادوگرنی بکالی ہمارا خون کرنا چاہتی ہے۔"

نسواری سانپ نے کہا۔

"تم ناگ دیوتا کی عظیم بہنیں ہو۔ تمہاری طرف کوئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بُری نگاہ سے دیکھے تو میں اُس کے جسم کے پُرزے اُڑا دوں۔ میں ابھی تم دونوں کو اِس پنجرے سے آزاد کراتا ہوں۔"

یہ کہہ کر نسواری سانپ دیوار پر رینگتا ہوا چھت پر اس جگہ پہنچ گیا جہاں رسّی کے ساتھ پنجرہ لٹک رہا تھا۔ سانپ نے رسی کی طرف مُنہ کر کے زور سے پُھنکار ماری پھنکار کی سخت گرمی سے رسّی کو آگ لگ گئی اور پنجرہ نیچے گر پڑا۔ نیچے گرنے سے پنجرے کا دروازہ کھٹاک سے اپنے آپ کُھل گیا۔ کیٹی اور جولی جلدی سے باہر نکل آئیں۔ نسواری سانپ بھی اُن کے قریب آگیا۔ کیٹی نے کہا۔

"سانپ بھائی! ہمیں کسی جگہ چُھپا دو۔ اگر ٹھیو سانگ یہاں آگیا تو ہمیں ایک بار پھر قید کر دیا جائے گا اور اگر بکالی آگئی تو وہ جادُوگرنی ہے۔ وہ ہمیں کچھ اور جانور بنا دے گی۔"

نسواری سانپ کہنے لگا۔

"تم دونوں جلدی سے میرے اُوپر بیٹھ جاؤ اور میری کمر کو ہاتھوں سے پکڑ لو۔"

کیٹی اور جولی سانگ بالکل ننھے ننھے جگنوؤں ایسی تھیں وہ فوراً نسواری سانپ کی پیٹھ سے چمٹ گئیں۔ نسواری سانپ رینگتا ہوا تہ خانے سے باہر نکل گیا اور راہداری سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

ہوتا ہوا پُرانے محل کے باہر آگیا۔

باہر بارش ہو رہی تھی۔ نسواری سانپ بارش میں ہی رینگتا رینگتا محل کے پیچھے پہاڑی والے غار کے اندر چلا آیا۔ اور ایک چٹان کے پیچھے اپنے دوسرے سوکھے بل میں گھس گیا۔ یہاں پہنچ کر اُس نے کیٹی اور جولی سانگ کو اپنے اوپر سے اُتار کر خشک جگہ پر بٹھا دیا اور پھر کیٹی سے کہا۔

"ناگ دیوتا کی عظیم بہن! تم یہاں آرام سے بیٹھو۔ یہاں وہ جادوگرنی نہیں آسکتی"۔

کیٹی کہنے لگی۔

"سانپ بھائی! ہم یہاں کب تک بیٹھی رہیں گی۔ کوئی ایسا کام کرو کہ ہم بڑی ہو جائیں اور ہمارے بھائی تھیوسانگ کا جادو بھی ختم ہو جائے اور اس کی یادداشت واپس آجائے۔ پھر ہم یہاں سے چلی جائیں گی"۔

نسواری سانپ خاموشی سے سوچنے لگا، پھر بولا۔

"ناگ دیوتا کی عظیم بہن! مجھے غور کرنے کا موقع دو۔ میں کوئی نہ کوئی ترکیب ضرور نکال لوں گا۔ ابھی تم یہاں آرام کرو۔ میں تھوڑی دیر میں آؤں گا"۔ یہ کہ کر نسواری سانپ چلا گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دُوسری طرف تھیوسانگ شہر میں بارش میں پھرتا رہا اسے کوئی مُردہ کہیں نہ ملا جس کی وہ ٹانگ کاٹ کر لاتا۔ پیچھے محل میں بکالی کا مارے بھُوک کے بُرا حال ہو رہا تھا۔ وہ بے چینی سے محل میں پھر رہی تھی۔ اتنے میں تھیوسانگ بھی آ گیا۔ اُس کے ہاتھ میں مُردے کی ٹانگ نہیں تھی۔ بکالی نے غصّے سے کہا۔

"تم خالی ہاتھ کیوں آ گئے ہو؟"

تھیوسانگ نے ادب سے کہا۔

"بکالی! آج شہر میں کوئی مُردہ نہیں ہے۔"

بکالی نے پریشان ہو کر کہا۔

"تو میں کیا کھاؤں گی؟ کیا میں مَر جاؤں؟ فوراً کوئی مُردہ پیدا کرو۔"

تھیوسانگ بولا۔

"کیوں نہ ہم اِن دو قیدی عورتوں کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ تم اِن دونوں کو جادو کے زور سے بڑا کر دو۔ پھر ہم اِن میں سے ایک کو مار ڈالیں گے اور اس کی ایک ٹانگ کاٹ کر تم کھا کر اپنی بھُوک مٹا لینا۔"

بکالی نے خوش ہو کر کہا۔

"میں تو اِن قیدی عورتوں کو بھُول ہی گئی تھی۔ آج

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان قیدی عورتوں میں سے ایک عورت کی ٹانگ کاٹتے ہیں۔ خنجر تمہارے پاس ہے نا؟"

تھیو سانگ نے جیب سے خنجر نکال کر کہا۔

"ہاں! یہ خنجر میرے پاس موجود ہے۔"

بکالی نے تھیو سانگ کو ساتھ لیا اور اس تہ خانے کی طرف چلی جہاں اُس نے کیٹی اور جولی سانگ کو پنجرے میں بند کر رکھا تھا۔ جونہی وہ تہ خانے میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر اُن کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے کہ پنجرہ خالی فرش پر پڑا تھا اور کیٹی اور جولی سانگ غائب تھیں۔

بکالی نے ایک چیخ ماری اور کہا۔

"یہ قیدی عورتیں کہاں بھاگ گئیں!"

تھیو سانگ بھی پریشان ہو گیا۔ اُس نے خالی پنجرے کو اُٹھا کر دیکھا۔ پھر بولا۔

"بکالی! وہ پنجرے کو توڑ کر نکل گئی ہیں۔"

بکالی کا بھوک کے مارے بُرا حال ہو رہا تھا۔ اُس نے چیخ کر کہا۔

"تھیو سانگ! اِن عورتوں کو تلاش کرو۔ نہیں تو مَیں تمہیں قتل کر کے تمہاری ٹانگ کھا جاؤں گی۔"

تھیو سانگ جلدی سے باہر نکلا اور محل میں کیٹی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

اور جولی سانگ کو ڈھونڈنے لگا۔ بکالی بھی اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ بھوک کی وجہ سے اس پر سخت کمزوری چھانے لگی تھی۔ اپنے کمرے میں آکر وہ تخت پر بیٹھ گئی اور منتر پڑھا مگر بھوک کی وجہ سے بکالی سے منتر بھی پورا نہیں پڑھا گیا تھا۔ دائرے میں شاطو کی شکل تھوڑی دیر کے لیے آکر غائب ہو گئی۔ بکالی نے دوسری بار منتر پڑھا مگر بھوک نے اس کا دماغ کمزور کر دیا تھا۔ اُسے منتر بھی یاد نہ رہا اور وہ بھول گئی۔ پھر چیخ مار کر بولی۔

"تھیوسانگ! تھیوسانگ! میرے پاس آؤ۔ میں تمہاری ٹانگ کھاؤں گی۔ نہیں تو میں مر جاؤں گی۔"

تھیوسانگ پوری طرح بکالی کے جادو میں جکڑ چکا تھا اُس نے بکالی کی آواز سُنی تو بھاگ کر اُس کے پاس آگیا اور ہاتھ باندھ کر بولا۔

"کیا حکم ہے بکالی؟"

بکالی نے غصّے سے کہا۔

"تھیوسانگ! بھوک سے میں مر رہی ہوں۔ اگر میں نے کسی مردے کی ٹانگ نہ کھائی تو میں مر جاؤں گی۔ اس لیے میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ یا ایک منٹ کے اندر اندر کسی زندہ آدمی کو قتل کر کے اس کی ٹانگ لاؤ اور یا خود

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

اپنی ٹانگ کاٹ کر مجھے دو۔"

بھتیو سانگ نے کہا۔

"بکالی! میں ابھی کسی آدمی کو قتل کر کے اس کی ٹانگ کاٹ کر لاتا ہوں۔ اگر ایک منٹ کے اندر مجھے کوئی زندہ آدمی باہر نہ ملا تو واپس آ کر میں اپنی ٹانگ کاٹ کر تمہیں دے دوں گا۔"

بکالی نے چلا کر کہا۔

"جلدی جاؤ! کسی کو قتل کر کے اُس کی ٹانگ لاؤ۔ مُردے کی ٹانگ لاؤ! جلدی کرو! جلدی کرو!"

بھتیو سانگ چھلانگ لگا کر کمرے سے نکل گیا۔ نسوانی سانپ کمرے کے باہر دروازے کے پیچھے بیٹھا یہ ساری باتیں سُن رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بھتیو سانگ کسی بے گناہ بے قصور آدمی کو قتل کرے اور پھر اس کی ٹانگ کاٹ کر وہ جادوگرنی بکالی کو لا کر کھلائے۔

چنانچہ وہ بھی بھتیو سانگ کے پیچھے پیچھے رینگتا ہوا چل پڑا۔ باہر بارش ابھی تک ہو رہی تھی اور دن کی روشنی مدھم پڑ گئی تھی۔ بھتیو سانگ دوڑتا ہوا جا رہا تھا۔ پہاڑی کے نیچے جا کر وہ شہر کو جانے والی سڑک پر آ کر رُک گیا کہ اگر کوئی مسافر اُدھر سے گزرتا ہو تو وہ اسے قتل کر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کی ٹانگ کاٹ کر پکائی کے پاس لے جائے۔ تھیو سانگ نے خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ نسواری سانپ بھی بارش میں بھیگتا سڑک کے کنارے ایک طرف جھاڑی میں چھپا بیٹھا تھا۔ نسواری سانپ کا خیال تھا بارش میں اس طرف سے کوئی مسافر نہیں گزرے گا اور تھیو سانگ کسی بے قصور انسان کا خون نہیں کرے گا۔ لیکن اتفاق سے ایک آدمی نظر آ گیا۔

وہ بارش میں بھیگتا گھوڑے پر بیٹھا چارے کا گٹھڑ لادے جا رہا تھا۔ تھیو سانگ خنجر لے کر اُسے قتل کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ نسواری سانپ نے بھی مسافر کو بچانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ نسواری سانپ نے تیزی سے رینگتے ہوئے مسافر کے گھوڑے کے آگے جا کر پھن اٹھایا اور اتنی زور سے پھنکار ماری کہ گھوڑا ڈر کر بھاگ گیا اور اُلٹا گھوم کر تیزی سے دوڑ پڑا۔ مسافر اس کے ساتھ چمٹ گیا تھا۔

تھیو سانگ نے مسافر کو گھوڑے سمیت واپس دوڑتے دیکھا تو سر پیٹ کر رہ گیا۔ وہ یہی سمجھا کہ مسافر کالے محل کو دیکھ کر ڈر گیا ہے اور واپس بھاگ گیا ہے۔ ایک منٹ سے زیادہ وقت گزر گیا تھا۔ تھیو سانگ کو پھر کوئی مسافر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

ادھر نظر نہ آیا تو وہ گھبرا گیا۔ اب اُسے اپنی موت یقینی نظر آرہی تھی۔ چونکہ اس پر بکالی نے جادو کر رکھا تھا اس لیے وہ بکالی کے لیے اپنی جان قربان کرنے پر تیار ہو گیا۔

اتنے میں محل سے بکالی کی خوف ناک چیخ سُنائی دی:

"تھیوسانگ! میں بھوک سے مَر جاؤں گی۔ جلدی آؤ۔ مُردے کی ٹانگ لاؤ، مُردے کی ٹانگ لاؤ!"

تھیوسانگ جادُو کے اثر سے تیزی سے واپس گھوما اور چِلّا کر بولا۔

"میں آرہا ہوں میری مالک بکالی! میں آرہا ہوں!"

نسواری سانپ بھی تھیوسانگ کے ساتھ محل کی طرف دَوڑا۔ اُسے معلوم تھا کہ تھیوسانگ ناگ دیوتا کا ساتھی ہے اور اُس پر بکالی نے جادُو کر رکھا ہے اور اُسے بکالی کی موت سے بچانا چاہیے۔

سانپ پیچھے پیچھے تھا، تھیوسانگ آگے آگے دوڑ رہا تھا۔ محل میں جاتے ہی اُس نے خنجر بکالی کے آگے رکھ دیا اور گردن جُھکا کر بولا۔

"بکالی! میری مالکہ! مجھے کوئی آدمی نہیں مِلا۔ اَب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

تو مجھے اِس خنجر سے ہلاک کر دے اور میری ٹانگ کاٹ کر اپنی بھوک مٹا لے!"

بکالی نے خنجر اُٹھا لیا اور تھیوسانگ کی طرف بڑھی۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

وہ بوتل میں بند ہو گئی

نسواری سانپ تڑپ کر بکالی کے پیچھے آ گیا۔

سانپ ناگ دیوتا کے بھائی اور دوست تھیو سانگ کو قتل ہوتے کیسے دیکھ سکتا تھا۔ اگرچہ تھیو سانگ خلائی انسان تھا مگر بکالی نے اُس پر جادو کر رکھا تھا۔ کچھ پتہ نہیں تھا کہ اس جادو کی وجہ سے تھیو سانگ ہلاک ہو جاتا کیونکہ تھیو سانگ کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔

جُونہی بکالی نے خنجر اٹھا کر تھیو سانگ کی گردن پر مارنا چاہا۔ نسواری سانپ نے پیچھے سے اس کی پنڈلی پر ڈس دیا۔ اگر بکالی مُردے کی ٹانگ نہ ملنے کی وجہ سے کمزور نہ ہو گئی ہوتی تو سانپ کے زہر کا اِس پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ لیکن وہ بے حد کمزور ہو چکی تھی اور اُسے اب اپنے طلسمی منتر بھی یاد نہیں تھے۔ چنانچہ جب نسواری سانپ نے اُسے ڈسا تو وہ وہیں جم گئی۔ خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور پھر وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Mukhmoor

دھڑام سے فرش پر گر پڑی۔

ہتھیو سانگ نے جب بکالی کو گرتے دیکھا تو گردن اٹھا کر دیکھا۔ ایک نسواری سانپ رینگتا ہوا باہر نکل گیا۔ ہتھیو سانگ سمجھ گیا کہ بکالی کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ وہ سانپ کو مارنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑا مگر سانپ پرانے محل کی بھول بھلیوں میں گم ہو گیا تھا۔

ہتھیو سانگ جلدی سے بکالی کے پاس واپس آ گیا۔ بکالی کا سارا جسم سانپ کے زہر کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا تھا۔ بکالی مر رہی تھی۔ اُسے اپنا ایک بھی طلسمی منتر یاد نہیں آ رہا تھا۔ ہتھیو سانگ نے بکالی کو بچانے کی بہت کوشش کی مگر بکالی نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر اس کی آنکھیں پھٹ گئیں اور سارے جسم سے خون زہر بن کر بہنے لگا۔

ہتھیو سانگ جلدی سے پرے ہٹ گیا۔ چونکہ اس پر ابھی تک بکالی کے جادو کا اثر تھا اس لیے وہ اپنے آپ کو بکالی کا خاوند اور غلام ہی سمجھ رہا تھا۔ ہتھیو سانگ اُداس ہو کر بیٹھ گیا اور بکالی کی لاش کو تکنے لگا۔ بکالی کی لاش زہریلا پانی بن چکی تھی۔

سانپ فوراً اپنے بل میں گیٹی اور جولی سانگ کے پاس پہنچا اور انہیں سارا واقعہ سنایا۔ گیٹی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

"تم نے اچھا کیا جو بکالی جادوگرنی کو ہلاک کر ڈالا۔ مگر اس کے ہلاک ہو جانے سے تھیو سانگ پر جادو ختم ہو جانا چاہیے تھا۔"

نسواری سانپ نے کہا۔

"تھیو سانگ پر جادو کا اثر ختم نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ تو مجھے مارنے کے لیے میرے پیچھے دوڑا تھا"

کیٹی نے یہ بات جولی سانگ کو بتائی تو وہ کہنے لگی۔

"نسواری سانپ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تھیو سانگ پر جادو کا اثر ختم نہیں ہوا اور یہ بڑی بُری بات ہوئی ہے۔ اب ہم بھی اسی حالت میں رہیں گی۔"

کیٹی نے سانپ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"اب تھیو سانگ کہاں ہو گا؟"

نسواری سانپ بولا۔

"وہیں محل میں بکالی کی لاش کے پاس ہی ہو گا۔ مَیں تو وہاں سے بھاگ آیا تھا۔"

کیٹی نے جُولی سانگ سے کہا۔

"جولی سانگ تم اسی جگہ بیٹھو۔ میں سانپ کے ساتھ محل میں جا کر تھیو سانگ کو دیکھتی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ دیر بعد اس پر جادو کا اثر ختم ہو جائے اور وہ اپنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
Scanned by Makhmoor

اصلی حالت پر واپس آجائیے۔"

جولی سانگ اُسے روکنا چاہتی تھی مگر کیٹی سانپ کے ساتھ چلی گئی۔

وہ سانپ کی پیٹھ پر چھوٹی بارش میں بھیگتی محل کے اندر پہنچ گئی۔ سانپ بڑی احتیاط سے چاروں طرف دیکھتا رینگ رہا تھا کہ کہیں تھیو سانگ کسی طرف سے اچانک نکل کر اُس پر حملہ نہ کر دے۔

نسواری سانپ کیٹی کو محل کے اُس کمرے میں لے آیا جہاں بنگالی کی لاش سیاہ رنگ کے لوتھڑے کی شکل میں پڑی تھی۔ سانپ نے آہستہ سے کیٹی کو نیچے اُتار دیا اور سرگوشی میں کہا۔

"یہاں تھیو سانگ کہیں نظر نہیں آتا۔"

کیٹی نے چاروں طرف دیکھا۔ پھر بولی۔

"تھیو سانگ نیچے تہ خانے میں ہو گا۔ چلو وہاں چلتے ہیں۔"

نسواری سانپ نے کیٹی کو پھر اپنے اُوپر بٹھایا اور سیڑھیوں سے رینگتا ہوا نیچے تہ خانے میں آ گیا۔ یہاں بھی تھیو سانگ نہیں تھا۔ خالی پنجرہ اُسی طرح فرش پر اوندھا پڑا تھا۔ سانپ نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

"تھیو سانگ یہاں بھی نہیں ہے۔"
کیٹی بولی۔

"دوسرے ساتھ والے تہ خانے میں چلو۔ ہو سکتا ہے تھیو سانگ وہاں بیٹھا ہو۔"

سانپ اور کیٹی ساتھ والے تہ خانے میں آ گئے۔ یہاں اُنھوں نے دیکھا کہ فرش پر درمیان میں ایک خالی مٹی کا پیالہ پڑا ہے اور اِس میں سے آہستہ آہستہ دُھواں نکل رہا ہے۔ کیٹی نے سانپ سے کہا۔

"اِس پیالے کے پاس چلو۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ اس کے اندر کیا ہے۔"

نسواری سانپ آگے جانے سے کچھ کترا رہا تھا مگر کیٹی کے مجبور کرنے پر وہ مٹی کے پیالے کی طرف بڑھا جونہی وہ مٹی کے پیالے کے پاس پہنچے، دونوں کو ایک زبردست جھٹکا لگا۔ کیٹی سانپ کے اوپر سے اُچھل کر نیچے جا گری سانپ بھی اُلٹا ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک مکروہ اور بھیانک قہقہہ سُنائی دیا اور بنگالی کا پہلا مالک بدصورت شاطُو اپنے نوکیلے دانت اور لمبے بالوں کے ساتھ نمودار ہوا اور چیخ کر بولا۔

"تم نے میری بنگالی کا خون کیا ہے۔ میں تمھیں زندہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

نہیں چھوڑوں گا۔"

اِس سے پہلے کہ سانپ بھاگتا، شاطو نے سانپ کو پکڑ لیا۔ سانپ نے شاطو کو ڈس لیا مگر شاطو پر اس کے زہر کا کوئی اثر نہ ہوا۔ شاطو نے سانپ کو دانتوں میں لے کر اس کے چھ سات ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔ کیٹی ڈر کر باہر کو بھاگی۔ شاطو نے اس کی طرف بھی ہاتھ بڑھایا اور چلا کر بولا۔

"تو اب بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتی۔"

اور شاطو نے کیٹی کو دروازے کی دہلیز پر ہی پکڑ لیا اور اپنی مٹھی میں بند کر کے اُسے اپنی خوفناک آنکھوں کے سامنے لا کر بولا۔

"مَیں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں جانتا ہوں تمہیں بنگالی نے اپنے طلسم کے زور سے اتنا چھوٹا کیا ہو گا۔ اب تو میرے پاس رہے گی۔ میری داسی، میری کنیز اور میری لونڈی بن کر رہے گی!"

یہ کہہ کر شاطو نے قہقہہ لگایا اور کیٹی کے ساتھ ہی غائب ہو گیا۔ اُس کے غائب ہوتے ہی مٹی کے پیالے سے نکلتا ہوا دھواں بھی رُک گیا۔ وہاں گہری موت ایسی خاموشی چھا گئی۔ پیالے کے پاس نسواری سانپ کے ٹکڑے پڑے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

محل سے دُور جولی سانگ نسواری سانپ کے بل میں بیٹھی سانپ اور کیٹی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ جب کافی دیر ہوگئی اور سانپ اور کیٹی میں سے کوئی بھی واپس نہ آیا تو جولی سانگ کو فکر ہوئی۔ وہ بل سے باہر نکلی اور کیٹی کی خبر لینے محل کی طرف چل پڑی۔

اس وقت رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیل گیا تھا اور ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ جولی سانگ چونکہ بہت چھوٹی سی تھی اس لیے اُسے محل تک پہنچتے پہنچتے ایک گھنٹہ لگ گیا۔

محل پر ویرانی تھی، خاموشی تھی۔ کہیں کوئی آواز نہیں تھی۔ جولی سانگ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی جب محل کے بڑے تہ خانے میں گئی تو یہ دیکھ کر پریشان ہوگئی کہ وہاں پر نسواری سانپ کے ٹکڑے پڑے تھے۔ سانپ کے مرنے کا جولی سانگ کو بہت صدمہ ہوا۔ اُس کے اُوپر کیٹی سوار تھی۔ جولی سانگ سوچنے لگی کہ کیٹی ضرور یہیں کہیں چھپی ہو گی۔ اس نے لمبے لمبے تین چار سانس لیے لیکن وہاں کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ جولی سانگ اُداس ہو کر وہیں بیٹھ گئی۔ وہ سمجھ گئی کہ سانپ کو تھیو سانگ نے ہلاک کیا ہے اور کیٹی کو اُس نے دوبارہ قید کر لیا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جولی سانگ وہاں سے نکل کر کیٹی کو تلاش کرتی اس کمرے میں آ گئی جہاں بکالی کی لاش پڑی تھی۔ بکالی کی لاش پر چیونٹیاں رینگ رہی تھیں۔ مگر جولی سانگ نے اُسے پہچان لیا۔ معمّہ اور اُلجھ گیا تھا۔ بکالی کو کس نے قتل کیا تھا؟ جولی سانگ کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ ماجرا کیا ہے! اُس نے اپنی باریک آواز میں کیٹی کو آوازیں دیں۔ مگر جب کیٹی کی خوشبو ہی وہاں نہ تھی تو پھر اِس کی باریک آواز کا کون جواب دیتا۔

مگر جولی سانگ کی باریک آواز تھیو سانگ نے سُن لی تھی جو ساتھ والے کمرے میں تخت پر بکالی کی یاد میں اُداس بیٹھا تھا۔ جونہی اُس کے کان میں جولی سانگ کی آواز پہنچی وہ اُٹھ کر دوسرے کمرے میں آ گیا۔ لیکن اتنی دیر میں جولی سانگ وہاں سے نکل کر نیچے جا چکی تھی۔ تھیو سانگ نے جولی سانگ کو اِدھر اُدھر ڈھونڈا اور یہ سوچ کر محل کی چھت پر آ گیا کہ شاید وہ اوپر گئی ہو۔

یُوں جولی سانگ کو محل سے دُور چلے جانے کا موقع مل گیا۔ وہ جانتی تھی کہ تھیو سانگ محل کے اندر ہی ہے اور اس کی یادداشت گُم ہو چکی ہے۔ اس لیے وہ اُسے ضرور نقصان پہنچائے گا۔ اسی لیے جُولی سانگ محل سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

زیادہ سے زیادہ دُور ہونا چاہتی تھی۔

وہ چھوٹی سی چُوہیا جلتی ہو گئی تھی اور تیز تیز محل کی پہاڑی سے نیچے اُترتی چلی جا رہی تھی۔ رات کے اندھیرے نے اُسے اپنی سیاہ چادر میں چُھپا لیا تھا۔ جولی سانگ جلدی سے جلدی کسی محفوظ جگہ پہنچ جانا چاہتی تھی۔ محفوظ جگہ پہاڑی کے غار والا نسواری سانپ کا بل ہی تھا۔

جولی سانگ کسی نہ کسی طرح نسواری سانپ کے بل میں پہنچ گئی اور وہاں چُھپ کر بیٹھ گئی۔ اس نے سوچنا شروع کر دیا کہ ھتیو سانگ کی یادداشت گم ہو چکی ہے اور کیٹی خدا جانے کہاں چلی گئی ہے! یوں وہ اکیلی رہ گئی ہے۔ اب وہ کیا کرے اور کہاں جائے! عنبر ناگ ماریا پہلے ہی اس سے جدا ہو گئے تھے۔

جولی سانگ کو اکیلی رہ جانے کا سخت افسوس ہوا مگر اُس نے اپنا حوصلہ بلند رکھا۔ ہزاروں سال کے اس تاریخی سفر میں ایسا موقع کئی بار آیا تھا کہ وہ اکیلی ہو گئی تھی۔ اس لیے جولی سانگ کو اُمید تھی کہ اگر اُس نے حوصلہ نہ ہارا اور ہمت سے کام لیا تو وہ ایک نہ ایک دن عنبر ناگ ماریا، ھتیو سانگ اور کیٹی سے ضرور مل جائے گی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باقی ساری رات جولی سانگ نے نسواری سانپ کے بِل میں کاٹ دی۔ جب بِل میں ہلکی سی روشنی ہوئی تو جولی سانگ سمجھ گئی کہ باہر دن نکل آیا ہے۔ دن کی روشنی میں جولی سانگ باہر نکلنے کا خطرہ مُول نہیں لے سکتی تھی۔ دن کی روشنی میں لوگ اِتنی چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ کر نہ جانے اس سے کیا سلوک کریں۔ بچے تو اسے اینٹیں مارنے لگیں گے۔ اس لیے جولی سانگ نے سارا دن سانپ کے بِل میں ہی گزار دیا۔

جب دن ڈھل گیا اور باہر چاروں طرف رات کی تاریکی چھا گئی تو جولی سانگ بِل میں سے باہر نکل آئی۔ باہر ہر طرف موت کا سناٹا تھا۔ جولی سانگ نے سوچا کہ اسے کس طرف جانا چاہیے! کالی کٹ کا شہر کچھ فاصلے پر اس کے سامنے تھا۔ وہاں وہ کیٹی کے ساتھ ایک سرائے میں اُتری تھی۔ اس طرف جانا اپنے آپ کو مُصیبت میں پھنسانا تھا۔ شہر کے لوگ تو ننھی سی جولی سانگ کو دیکھ کر اس کے پیچھے پڑ جائیں گے۔

جولی سانگ نے یہی فیصلہ کیا کہ اسے سمندر کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے شہر سے دُور کسی ویران جنگل کی طرف نکل جانا چاہیے۔ جولی سانگ پہاڑی غار سے نکلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور سمندر کے کنارے کنارے ریت پر ایک طرف چلنے لگی۔ چونکہ وہ چھوٹی سی تھی اس لیے اس کی رفتار اتنی تیز نہ تھی۔ کھانے پینے اور تھکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

وہ چلتی گئی۔ اب وہ سمندر سے ہٹ کر ایک جنگل میں چلی جا رہی تھی۔ آدھی رات بھی گزر گئی۔ پھر رات کا پچھلا پہر آگیا۔ جولی سانگ نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک چھوٹا سا احاطہ ہے جس کی دیوار کے اوپر ناریل کے درخت باہر نکلے ہوئے ہیں۔

جولی سانگ تھکی تو نہیں تھی مگر چلتے چلتے تنگ آگئی تھی۔ اس نے سوچا کہ اس چاردیواری کے اندر ضرور کوئی باغ ہوگا۔ اس باغ میں چل کر آرام کرنا چاہیے اور کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیے جہاں وہ دن گزار سکے کیونکہ دن کی روشنی میں وہ لوگوں کے سامنے نکلنا نہیں چاہتی تھی۔

جولی سانگ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتی اُس کے پرانے سے دروازے پر آگئی۔ یہاں سے راستہ اندر جاتا تھا۔ وہ دروازے کی دہلیز کے اُوپر سے ہو کر اندر چلی گئی۔ اندر جاتے ہی اس نے دیکھا کہ یہ کوئی باغ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں ہے بلکہ ایک قبرستان ہے جہاں پچھلی رات کے اندھیرے میں قبروں کے دھندلے کتبے نظر آ رہے تھے۔

جولی سانگ کو خیال آیا کہ یہ جگہ بڑی اچھی ہے اور چونکہ یہ قبرستان ہے، اس لیے یہاں دن کے وقت بھی کوئی نہیں آئے گا۔

جولی سانگ قبروں کے درمیان سے گزرتی دن بسر کرنے کے لیے کوئی محفوظ جگہ تلاش کر رہی تھی کہ اسے پیچھے سے لوگوں کی کھسر پھسر اور قدموں کی آواز سنائی دی۔ جولی سانگ جلدی سے ایک طرف ہٹ گئی اور پیچھے دیکھا۔ قبرستان میں تین آدمی ہاتھوں میں کلہاڑے لیے آ رہے تھے۔ ایک کہہ رہا تھا۔

"اس قبرستان میں درخت نہیں ہیں۔ چلو دوسری طرف چلیں۔ اُدھر شاید درخت مل جائیں۔"

اور وہ تینوں جولی سانگ کے قریب سے ہوتے ہوئے دوسری طرف کو نکل گئے۔ اب دن بھی نکلنے والا تھا۔ جولی سانگ قبرستان میں ذرا آگے گئی تو سامنے سے ایک جنازہ قبرستان میں داخل ہو رہا تھا۔ جولی سانگ گھبرا گئی کہ کہیں لوگ اسے پکڑ نہ لیں۔ وہ وہاں رُک گئی۔ اتنے میں اُسے غرانے کی آواز سنائی دی۔ ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سُرخ آنکھوں والی بلّی اُسے کوئی چُوہیا سمجھ کر اس کی طرف لپکی۔ قریب ہی ایک قبر کا سوراخ تھا۔ جولی سانگ کو اور کوئی جگہ نظر نہ آئی تو وہ قبر کے سوراخ میں گھس گئی۔ اگر وہ سوراخ میں نہ گھستی تو خونخوار بلی ضرور اُسے ہڑپ کر جاتی۔

قبر میں گرتے ہی جولی سانگ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اُس کی جان بچ گئی۔ قبر کے باہر بلّی کے غرانے اور پنجے مارنے کی آواز کچھ دیر تک آتی رہی۔ پھر بلّی چلی گئی۔ جولی سانگ نے غور سے قبر میں دیکھا۔ قبر میں گھپ اندھیرا تھا مگر جولی سانگ اس اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھی۔

اُس نے دیکھا کہ وہ ایک کفن پوش لاش کے پاس بیٹھی ہے۔ لاش سر سے پاؤں تک کفن میں ڈھکی ہوئی ہے۔ جولی سانگ کو اب یاد آیا کہ وہ کسی بھی لاش سے بات کر سکتی ہے۔ وہ سوچنے لگی کہ مرنے کے بعد مُردے کو بہت سی پُراسرار اور خفیہ باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ مُردہ بھی مجھے کوئی ایسا طریقہ بتا دے جس سے میں پھر سے بڑی ہو جاؤں اور مجھے کیٹی کے بارے میں بھی پتہ چل جائے کہ وہ کہاں ہے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیو سانگ کی یادداشت کیسے واپس آسکتی ہے۔

یہ سوچ کر جولی سانگ لاش کے بازو پر سے گزر کر اس کے سرہانے گردن کے پاس آ گئی۔ پھر آہستہ سے لاش کے منہ پر سے کفن ہٹا دیا۔ وہ لاش کا چہرہ دیکھ کر کچھ گھبرا سی گئی۔ یہ بڑی بڑی مونچھوں والے کسی قاتل یا ڈاکو کی لاش لگتی تھی۔ لاش بے حس و حرکت پڑی تھی۔ جولی سانگ نے کفن کو سینے پر سے ہٹایا تو اس کے سینے میں ایک خنجر دستے تک گیا ہوا تھا۔ اسے کسی نے خنجر گھونپ کر ہلاک کیا تھا۔ ضرور یہ کوئی ڈاکو وغیرہ ہوگا جسے اس کے دشمن نے خنجر گھونپ کر ہلاک کر دیا اور پھر خنجر سمیت ہی قبر میں دفن کر دیا۔

جولی سوچنے لگی کہ اس لاش سے بات کرے یا نہ کرے اس نے سوچا کہ آدمی مرنے کے بعد ڈاکو یا قاتل نہیں رہتا۔ وہ تو مردہ ہو جاتا ہے اور کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لیے اس مردے سے بات کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

جولی سانگ نے مردے کے سر پر ہاتھ رکھا۔ دل میں منتر پڑھا اور لاش کی طرف دیکھ کر باریک آواز میں کہا۔

"اے لاش! مجھ سے بات کر اور مجھے بتا کہ میرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

دوست کہاں ہیں ؟"

اس کے منتر کی وجہ سے لاش میں حرکت ہوئی۔ لاش نے آنکھیں کھول دیں اور اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اِس سے پہلے کوئی لاش اِس طرح اُٹھ کر نہیں بیٹھی تھی۔ لاش نے حیرانی سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ کیونکہ جولی سانگ بہت چھوٹی تھی۔ اس لیے وہ لاش کو نظر نہیں آرہی تھی۔ لاش نے پُوچھا۔

"مجھ سے کس نے بات کی تھی ؟"

جولی سانگ اچھل کر اس کے سامنے آگئی اور پھر باریک آواز میں بولی۔

"میں نے تم کو موت کی نیند سے بیدار کیا ہے۔ میرا نام جولی ہے اور میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا تمہاری نگاہ میں کوئی ایسا طریقہ ہے کہ میں پھر سے بڑی ہو جاؤں ؟"

مونچھوں والی ڈراؤنی لاش کی آنکھوں میں چمک آگئی۔ اُس نے جولی سانگ کو اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا اور کہا۔

"مگر جولی! تم اتنی چھوٹی کیسے ہو گئی ہو؟"

جولی سانگ نے کہا۔

"یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ تم یہی سمجھ لو کہ مجھے کسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے جادُو کے زور سے اِتنا چھوٹا بنا دیا ہے۔ میں نے تمہیں اِس لیے جگایا ہے کہ مجھے کوئی ایسی ترکیب بتاؤ جس کی مدد سے میں پھر سے بڑی ہو جاؤں"۔

ڈراؤنی لاش نے کہا۔

"جُولی! تم دیکھ رہی ہو کہ میرے سینے میں خنجر ابھی تک پیوست ہے"۔

جولی نے کہا۔

"ہاں! مَیں دیکھ رہی ہوں۔ کیا تمہیں کسی نے قتل کر دیا تھا؟"

ڈراؤنی لاش نے کہا۔

"ہاں! مجھے میرے دشمن نے قتل کیا ہے اور میں اِس سے اِنتقام لینا چاہتا ہوں۔ اگر تم نے میری مدد کی تو میں تمہیں وہ ترکیب بھی بتا سکتا ہوں جس پر عمل کر کے تم پھر سے بڑی ہو جاؤ گی"۔

جولی سانگ نے جلدی سے پوچھا۔

"وہ ترکیب کیا ہے؟ مجھے بتاؤ! کیا میں اپنے دوستوں سے بھی مل سکوں گی؟"

لاش بولی۔

"کیوں نہیں! تم بڑی بھی ہو جاؤ گی اور اپنے دوستوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے بھی مل سکوگی۔ میں مُردہ ہوں اور مجھے زمین کے سارے راز معلوم ہیں۔"

جولی نے کہا۔

"تو مجھے بتاؤ میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں؟"

لاش نے کہا۔

"آج رات تمہیں میرے ساتھ ایک قلعے میں چلنا ہوگا۔ قلعے کے اندر ایک شاہ نشین بند ہے۔ اس کے دروازے پر ہر وقت ننگی تلواروں والے سپاہیوں کا پہرہ لگا رہتا ہے۔ تم اتنی چھوٹی ہو کہ قلعے کے پرنالے میں سے شاہ نشین کے بند کمرے میں داخل ہو سکتی ہو۔"

جولی نے کہا۔

"میں اس بند کمرے میں جا کر کیا کروں گی؟"

لاش بولی۔

"یہ میں تمہیں قلعے کے نیچے چل کر بتاؤں گا۔"

جولی نے پوچھا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر میں نے تمہاری شرط پوری کر دی تو تم مجھے پھر سے بڑا کر دو گے؟"

لاش نے ہنس کر کہا۔

"کیوں نہیں! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مُردے کبھی جھوٹ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

نہیں بولتے اور وہ اپنا وعدہ پورا کرتے ہیں "
جولی نے کہا۔
"ہاں! یہ تو مجھے معلوم ہے"
لاش کہنے لگی۔
"تو پھر رات کا اندھیرا ہو جانے دو۔ تمہیں میرے ساتھ قلعے کی طرف چلنا ہو گا"
جولی سانگ نے کہا۔
"کیا تم قبر سے باہر نکل کر چل سکو گے؟"
لاش نے کہا۔
"کیوں نہیں! تمہاری آواز اور تمہارے منتر کی وجہ سے میں اگر زندہ ہو گیا ہوں تو چل بھی سکتا ہوں"
جولی کہنے لگی۔
"لیکن اس سے پہلے تو میں نے جس مردے سے بھی بات کی، وہ میری بات کا جواب دینے کے بعد پھر مر گیا۔ مگر تم ابھی تک زندہ ہو!"
لاش نے کہا۔
"یہ ایک گہرا راز ہے جو میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ بہر حال اگر تم نے میرا کام کر دیا تو میں نہ صرف یہ کہ تمہیں بڑا کر دوں گا بلکہ تمہارے دوستوں سے بھی ملا دوں گا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

جولی سانگ نے لاش کو ایک دفعہ پھر یقین دلایا کہ وہ اس کا کام ضرور کرے گی۔ سارا دن جولی سانگ نے لاش کے پاس قبرستان میں گزارا۔ جب رات ہوئی تو لاش نے جولی سانگ کو اپنے کاندھے پر اُٹھایا اور قبر سے نکل کر رات کے اندھیرے میں پُرانے قلعے کی طرف روانہ ہو گئی۔

یہ پرانا قلعہ وہاں سے دو میل کے فاصلے پر تھا اور اس میں کوئی راجہ رہتا تھا۔ لاش جھاڑیوں اور درختوں کے پیچھے سے گزرتی قلعے کی اُونچی دیوار کے پیچھے کی طرف آ کر ایک جگہ رُک گئی۔ لاش نے جولی سانگ کو دیوار کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"یہ دیکھو! اوپر دوسری منزل پر شاہ نشین کا بند کمرہ ہے۔ اس کمرے کے باہر ننگی تلواروں والے سپاہیوں کا ہر وقت پہرہ لگا رہتا ہے۔ اِس کمرے کے اندر یہ پرنالہ ہی جاتا ہے جسے تم دیوار کے ساتھ اُوپر جلتے دیکھ رہی ہو۔ بس تم ایسا کرو کہ اس پرنالے کے اندر سے گزر کر اوپر کمرے میں پہنچ جاؤ۔ اِس کمرے کی شہ نشین میں ایک لوہے کا صندوق رکھا ہے۔ اس صندوق کے اندر ایک ڈبہ ہے۔ اس ڈبے کو کھولو گی تو اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے اندر ایک کاغذ تہ کر کے رکھا ہوا ملے گا۔ بس تم وہ کاغذ کسی طرح اٹھا کر میرے پاس لے آؤ۔ جب تم وہ کاغذ لے آؤ گی تو میں تمھیں وہ ترکیب بتا دوں گا جس پر عمل کر کے تم بڑی بھی ہو جاؤ گی اور اپنے دوستوں سے بھی مل سکو گی۔"

جولی سانگ تیار ہو گئی۔ لاش نے اُسے لوہے کے بنے ہوئے پرنالے کے اندر کر دیا۔ یہ پرنالہ کمرے سے مُنہ ہاتھ دھونے والا پانی نیچے نکالنے کے لیے بنایا گیا تھا اور یہ اندر سے کھوکھلا تھا۔ پرنالے کے اندر اندھیرا تھا مگر جولی سانگ اِس اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھی۔ اس نے پرنالے میں اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دِقّت کے بعد آخر وہ پرنالے کے اندر ہی اندر چڑھتی اُوپر شہ نشین والے کمرے کے کھرے میں نکل آئی جو خشک پڑا تھا۔ شہ نشین میں اندھیرا تھا۔

جولی سانگ نے دیکھا کہ واقعی کونے میں لوہے کا ایک صندوق پڑا تھا۔ وہ جلدی سے صندوق کی طرف گئی تو ہاتھ میں پڑے تانبے کے ایک لوٹے سے ٹکرا گئی۔ لوٹا لڑھکنے سے شور پیدا ہوا۔ باہر جو سپاہی ننگی تلواریں لیے کھڑے تھے، چوکنے ہو گئے۔ ایک سپاہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

نے کہا۔

"اندر کوئی نہ ہے!"

دوسرے سپاہی نے فوراً دروازے کا تالہ کھول دیا۔ سپاہی شہ نشین والے کمرے میں داخل ہو گئے۔ اُن کو دروازہ کھولتے دیکھ کر جولی سانگ پہلے ہی لوہے کے صندوق کے پیچھے چھُپ گئی تھی۔ سپاہیوں نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ انہیں وہاں کوئی انسان نظر نہ آیا۔ دوسرا سپاہی کہنے لگا۔

"یہ لوٹا اوندھا پڑا ہے۔"

تیسرے سپاہی نے کہا۔

"مگر آدمی تو یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی چوہا لوٹے سے ٹکرا کر بھاگا ہو اور لوٹا لڑھک گیا ہو۔"

"شاید ایسا ہی ہوا ہے۔ چلو باہر چل کر پہرہ دیتے دیتے ہیں۔ ہمیں اس کمرے میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے۔"

تینوں سپاہی کمرے سے نکل گئے۔ انھوں نے دروازہ بند کر کے باہر تالا لگا دیا۔ جولی سانگ نے جب دیکھا کہ کمرہ خالی ہو گیا ہے تو وہ صندوق پر چڑھ گئی۔ صندوق

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں ایک طرف چھوٹا گول سوراخ تھا۔ وہ اس سوراخ میں سے صندوق کے اندر داخل ہوگئی۔ صندوق کے درمیان ایک ڈبہ پڑا تھا۔ جولی سانگ نے ڈبہ کھولا تو اس کے اندر واقعی ایک کاغذ تہ کر کے رکھا ہوا تھا۔ جولی سانگ نے کاغذ کو کھولا تو اُس پر کسی عجیب زبان میں ہندسے لکھے ہوئے تھے اور آڑے ترچھے نشان بنے تھے۔ جولی سانگ نے کاغذ کو دوبارہ تہ کیا اور سوراخ میں سے نکال کر صندوق کے باہر پھینک دیا۔ اِس کے بعد وہ خود بھی صندوق سے باہر نکل آئی۔

تہ کیے ہوئے کاغذ کو اس نے اپنی قمیض کے اندر چُھپا کر رکھ لیا اور باتھ کے سوراخ میں سے ہوتی ہوئی لوہے کے پرنالے میں آگئی اور ہاتھ پاؤں جما کر آہستہ آہستہ نیچے اترنا شروع کر دیا۔

نیچے لاتش بے تابی سے اس کا اِنتظار کر رہی تھی۔ جونہی لاتش نے جولی سانگ کو پرنالے سے نیچے آتے دیکھا۔ لپک کر اسے ہتھیلی پر اٹھا لیا اور پوچھا۔

"کاغذ لائی ہو؟"

جولی سانگ نے کاغذ قمیض کے اندر سے نکال کر اس کے حوالے کیا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اب مجھے بتاؤ کہ وہ کونسی ترکیب ہے جس سے میں پھر سے بڑی ہو جاؤں گی اور اپنے ساتھیوں سے مِل سکوں گی"۔

لاش نے جلدی سے کاغذ کھول کر دیکھا اور خوش ہو کر کہا۔

"اب میں انتقام لُوں گا۔ اَب میں اپنے دشمن سے انتقام لوں گا!"

جولی سانگ نے کہا۔

"لیکن مجھے تو بتاؤ کہ میں کیسے بڑی ہوں گی"۔

لاش نے جولی کو کاندھے پر اٹھایا اور کہا۔

"میرے ساتھ چلو۔ میں سب سے پہلے تمہیں بڑا کروں گا۔ پھر تمہیں تمہارے دوستوں سے ملوا دوں گا"۔

جولی سانگ بڑی خوش ہوئی۔ لاش ساری رات چلتی رہی۔ وہ جولی سانگ کو لے کر رات کے پچھلے پہر سمندر کے کنارے پر ایک پرانے کھنڈر میں لے آئی۔ یہاں لاش نے جولی سانگ کو زمین پر بٹھا دیا اور بولی۔

"تم یہاں بیٹھی رہو۔ میں ابھی آتا ہوں"۔

لاش پرانے کھنڈر میں چلی گئی۔ جولی سانگ وہاں اکیلی بیٹھی رہی۔ اس کے سامنے سمندر تھا۔ سمندر کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لہریں ستاروں کی ہلکی روشنی میں دھندلی نظر آ رہی تھیں۔
اتنے میں لاش کھنڈر سے نکل کر جولی سانگ کے پاس آ گئی۔ لاش کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جو اندر سے خالی تھی۔ لاش نے جولی سانگ سے کہا۔

"تم خوش قسمت ہو کہ مجھے یہ طلسمی بوتل اندر مل گئی۔ اب تمہیں اس کے اندر بیٹھنا ہو گا۔ اس کے بعد میں تمہیں وہ خفیہ منتر بتا دوں گا جسے تم بوتل کے اندر بیٹھ کر سات مرتبہ بلند آواز میں پڑھو گی۔ پھر میں تمہیں بوتل سے باہر نکال لوں گا اور بوتل سے باہر آتے ہی تم پھر سے بڑی ہو جاؤ گی اور تمہیں اپنے آپ یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں۔ تم ان کو اس بوتل میں چلتے پھرتے اور باتیں کرتے دیکھو گی۔"

جولی سانگ کو ایک پل کے لیے بھی خیال نہ آیا کہ یہ لاش اس کے ساتھ دھوکہ بھی کر سکتی ہے۔ اسے عنبر ناگ ماریا سے ملنے اور اپنے آپ کو پھر سے بڑا کرنے کا ہی خیال تھا۔ وہ لاش کے کہنے پر جلدی سے شیشے کی خالی بوتل کے اندر چلی گئی اور بوتل کی تہہ میں جا کر بیٹھ گئی۔ اس نے بوتل کے اندر سے باریک آواز میں کہا کہ مجھے منتر بتاؤ تاکہ میں سات بار پڑھوں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

باہر سے لاش نے فوراً بوتل کو کاک سے بند کر دیا اور قہقہہ لگا کر کہا۔

"اب تم ساری زندگی اِس بوتل میں بند رہو گی"

لاش نے بوتل کو ہاتھ میں لے کر گھمایا اور زور سے سمندر کی طرف پھینک دیا۔ بوتل جولی سانگ کو لے کر سمندر میں جاگری اور سمندر کی لہریں اُسے لے کر کھلے سمندر کی طرف روانہ ہو گئیں۔ اب جولی کو احساس ہوا کہ لاش نے اس کے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ شیشے کی بوتل میں بند تھی اور سمندر کی لہریں اُسے بہائے لیے جا رہی تھیں۔

○

اِس کے بعد کیا ہوا؟ یہ آپ عنبر ناگ ماریا کی اگلی کہانی نمبر ۱۷ میں پڑھیے! آج ہی اپنے بک سٹال سے خریدیے اور آگے کے سنسنی خیز واقعات سے لُطف اندوز ہوں!

●●

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام عبدالسلام پرنٹر اور پبلشر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned by Makhmoor

اے حمید کی

عنبر ناگ ماریا سیریز

وہ بوتل میں بند ہوگئی	قبر کا شعلہ
سپیرا جاسوس	خونی بالکونی
ناگ کراچی میں	خلائی تختی کا راز
پتھر کی دلہن	کھوپڑی محل

بدروح جولی سانگ

فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ

لاہور ۔ راولپنڈی ۔ کراچی

969 0 00968 0

Rs. 12.00